عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۲۹/ شعبان تا ۲/ رمضان ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۵ تا ۲۱/ اکتوبر ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۲۱

قرآن کریم ایک جامع کتاب

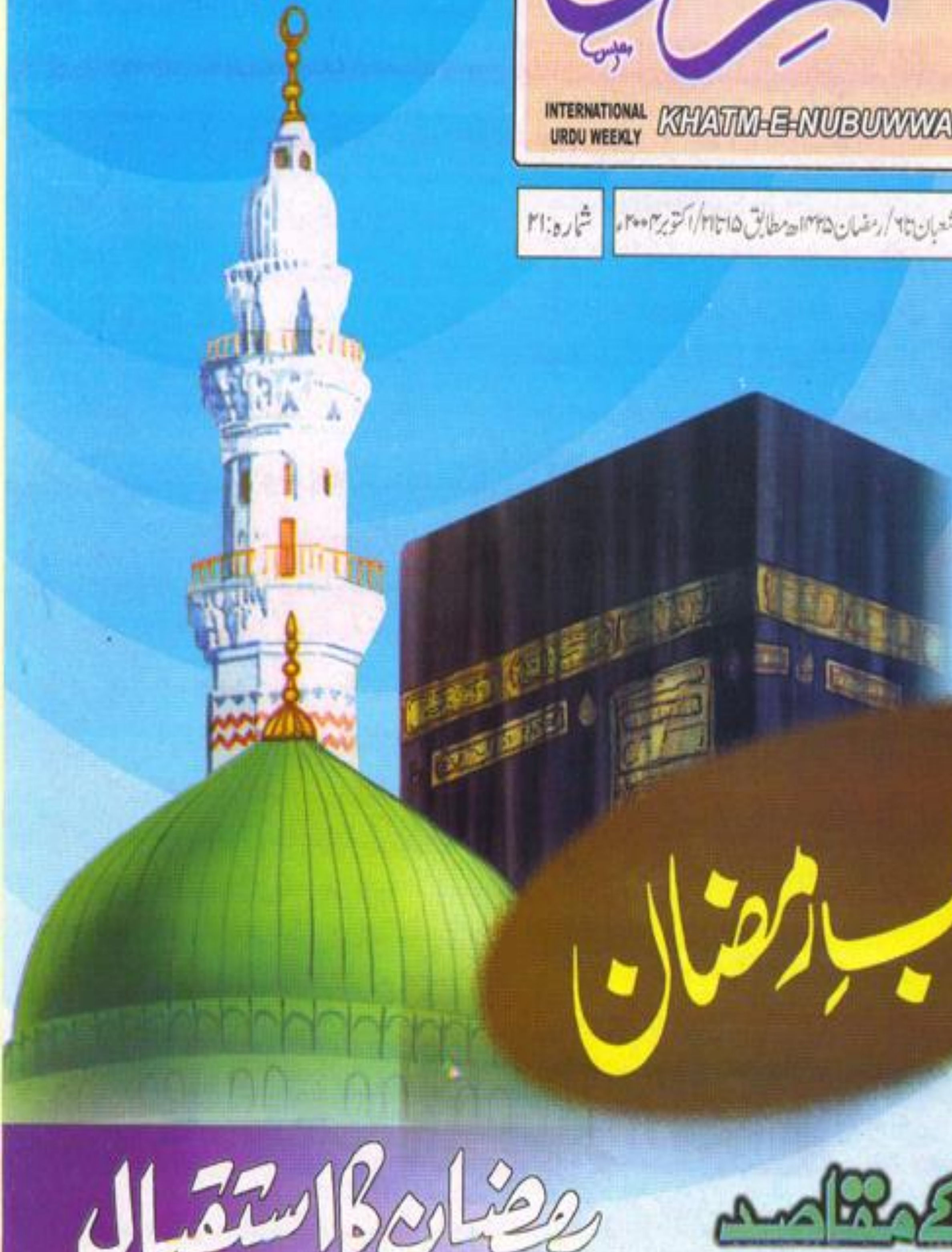

آدابِ رمضان

رمضان کا استقبال

روزے کے مقاصد

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

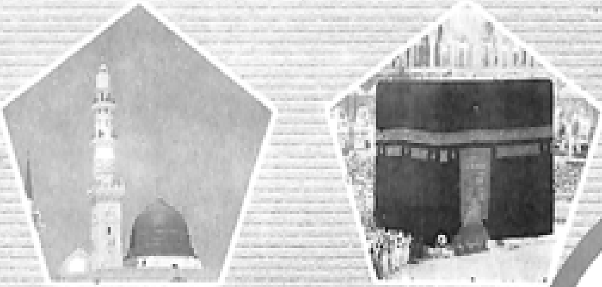

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

ہوائی جہاز کے عملہ کے لئے سحری وافطاری کے احکام:

س:...... ہوائی جہاز کے عملے کی مختلف قسم کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ ایک قسم کی ڈیوٹی کی نوعیت اس طرح کی ہے کہ وہ گھر پر ہی "اسٹینڈ بائی" رہتا ہے اور اسی صورت میں ڈیوٹی پر جاتا ہے جب کہ دوسرا عملہ جو ڈیوٹی پر جارہا تھا وہ عین وقت پر بیمار پڑ جائے یا کسی اور وجہ سے اپنی ڈیوٹی پر جانے سے قاصر رہے۔ ایسا شاذ ونادر ہی ہوتا ہے اور زیادہ تر اس قسم کی ڈیوٹی والا "اسٹینڈ بائی" گھر پر ہی رہتا ہے۔ اس شکل میں اگر عملہ روزہ رکھنا چاہے تو وہ زیادہ سے زیادہ کتنی دیر تک روزہ کی نیت کرسکتا ہے؟

ج:...... رمضان کے روزے کی نیت نصف النہار شرعی سے پہلے کرلی جائے تو روزہ صحیح ہے، ورنہ صحیح نہیں۔ ابتدا صبح صادق سے غروب تک کا وقت، اگر برابر دو حصوں میں تقسیم کردیا جائے تو اس کا عین وسط یعنی درمیانی حصہ "نصف النہار شرعی" کہلاتا ہے اور یہ زوال سے قریباً پون گھنٹہ پہلے شروع ہوتا ہے، اگر روزہ رکھنا ہو تو روزہ کی نیت اس سے پہلے کرلینا ضروری ہے۔ اگر عین نصف النہار شرعی کے وقت نیت کی یا اس کے بعد نیت کی تو روزہ نہیں ہوگا۔

س:...... نیت کرنے کے بعد اگر فلائٹ پر جانا پڑے اور عملے نے روزہ توڑ دیا تو اس کا کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

ج:...... کفارہ صرف اس صورت میں لازم آتا ہے جب کہ روزہ کی نیت رات میں یعنی صبح صادق سے پہلے کی ہو، اگر صبح صادق کے بعد اور نصف النہار شرعی سے پہلے روزے کی نیت کی تھی اور پھر روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ (درمختار شامی)

س:...... دو قسم کی فلائٹ ہوتی ہیں: ایک چھوٹی فلائٹ ہوتی ہے مثلاً کراچی سے لاہور یا اسلام آباد وغیرہ اور واپسی کراچی، صبح جاکر دوپہر تک واپسی یا دوپہر جاکر رات میں واپسی اور دوسری فلائٹ لمبے دورانیے کی ہوتی ہے جو ملک سے باہر جاتی ہے۔ اس صورت میں عملہ کو روزہ رکھنا مستحب ہے یا نہ رکھنا؟ زیادہ تر عملہ چھوٹی فلائٹ پر روزہ رکھنا چاہتا ہے۔

ج:...... سفر کے دوران روزہ رکھنے سے اگر کوئی مشقت نہ ہو تو مسافر کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر اپنی ذات کو یا اپنے رفقاء کو مشقت لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔

س:...... ہوائی جہاز کا عملہ دو قسم کے مسافروں میں آتا ہے، دونوں قسم کا عملہ ڈیوٹی پر شمار ہوتا ہے۔ ایک قسم کا وہ عملہ ہے جس پر جہاز یا مسافروں کی ذمہ داری نہیں ہوتی، وہ سفر اس لئے کررہا ہے کہ اسے آدھے راستے یا دو تہائی راستے پر اتر کر ایک دو دن کے آرام کے بعد پھر جہاز آگے کی منزل کی طرف لے جانا ہے۔ دوسری قسم کا عملہ وہ ہوتا ہے جس پر جہاز اور مسافروں کی ساری ذمہ داری ہوتی ہے۔ ان دونوں قسم کے عملے پر روزے کے کیا احکام ہیں؟

ج:...... جس عملہ پر جہاز اور اس کے مسافروں کی ذمہ داری ہے، اگر ان کو یہ اندیشہ ہو کہ روزہ رکھنے کی صورت میں ان سے اپنی ذمہ داری کے نبھانے میں خلل آئے گا تو ان کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے، بلکہ دوسرے وقت قضا رکھنی چاہئے، خصوصاً اگر روزہ کی وجہ سے جہاز اور اس کے مسافروں کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو تو ان کے لئے روزہ رکھنا ممنوع ہوگا۔ مثلاً جہاز کے کپتان نے روزہ رکھا ہو اور اس کی وجہ سے جہاز کو کنٹرول کرنا مشکل ہوجائے۔

اگر خون حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا:

س:...... اگر کوئی روزہ سے ہے، اس حالت میں اس کے مسوڑھوں سے خون آجائے اور حلق کے پار ہوجائے تو اس صورت میں روزہ پر کوئی اثر تو نہیں پڑے گا؟

ج:...... اگر یقین ہو کہ خون حلق میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا، دوبارہ رکھنا ضروری ہوگا۔

نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

س:...... کیا نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، خواہ یہ غلطی جان بوجھ کر نہ کی ہو؟

ج:...... وضو، غسل یا کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر اس صورت میں صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ
سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

ہفت روزہ ختمِ نبوّة

جلد:۲۳ شمارہ:۲۱ ۲۹/شعبان تا ۶/رمضان ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۵ تا ۲۱/اکتوبر ۲۰۰۴ء

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن مینیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
قرآن کریم......ایک جامع کتاب	(مفتی مزمل حسین کاپڑیا)	6
رمضان المبارک کا استقبال	(مولانا ابوالحسن علی ندویؒ)	10
آداب رمضان	(مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)	12
روزے کے مقاصد	(علامہ سید سلیمان ندویؒ)	17
حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ	(بلال احمد)	22
فتنہ قادیانیت اور ہماری ذمہ داریاں	(عبدالصمد)	24
اخبار عالم پر ایک نظر		26

زرتعاون بیرون ملک۔ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر ختم نبوت: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسن — ناشر: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان المبارک میں قافلہ ختم نبوت سے تعاون

نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی شخص آ کر یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی ہے تو وہ جھوٹا ہے' تم اس کو مسترد کردو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں مسیلمہ کذاب' اسود عنسی وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک صحابی حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں مردار ہوا' جس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ دی گئی۔ مسیلمہ کذاب اور سجاح نے نکاح کرکے نبوت میں اشتراک کرلیا اور مہر میں دو نمازیں معاف کردیں۔ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف ایک عظیم الشان لشکر ترتیب دیا جس میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محدثین اور قرأ عظام شریک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب اپنے تیس ہزار کے لشکر سمیت جہنم رسید ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ایک ہزار کے لگ بھگ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا' جن میں سے سات سو حفاظ اور قرأ کرام تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات میں اتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بیک وقت شہید نہیں ہوئے جتنے صرف اس ایک لڑائی یعنی جنگ یمامہ میں مدعی نبوت کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ بہرحال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے امت کو آگاہ کردیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ ''ائمہ تلبیس'' کے مطابق آج تک ۷۲ کے قریب ایسے افراد پیدا ہوئے جنہوں نے کسی نہ کسی درجے میں جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ ان میں سے اکثر کو امت کے غیور مسلمانوں نے جہنم رسید کردیا۔ بیسویں صدی کے اواخر میں انگریزی دور حکومت میں مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی سرپرستی کی' پہلے اسے مسلمانوں میں مبلغ اور مناظر کی حیثیت سے متعارف کرایا اور پھر اس کے ذریعے عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ آخرکار اس منحوس نے مہدی' مجدد' مسیح موعود' ظلی و بروزی نبی اور پھر مکمل نبی اور پھر معاذ اللہ اس سے بھی بڑھ کر محمد ﷺ ہونے کا دعویٰ کردیا۔ علمائے اسلام نے ابتدا ہی میں اس کے غلط عقائد کی وجہ سے اس کے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ پھر دارالعلوم دیوبند سے بھی اس کے خلاف فتویٰ صادر ہوا لیکن انگریزوں کی سرپرستی کی وجہ سے یہ فتنہ بڑھتا ہی رہا۔ اسی بنا پر امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علمائے کرام کو جمع کیا اور قادیانیت کے مکروفریب اور امت کو اس کی وجہ سے درپیش نقصانات سے انہیں آگاہ کیا۔ بعدازاں آپ نے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کام کا ذمہ دار بنایا اور انہیں ''امیر شریعت'' کا خطاب دیا۔ پانچ سو سے زائد علمائے کرام نے امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کرکے اس بات کا عزم کیا کہ وہ اپنی زندگیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کردیں گے۔ اس طرح امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے قافلہ ختم نبوت تشکیل دیا۔ قافلہ ختم نبوت نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں کام شروع کیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے فتنے کے اثرات یکدم کم ہونا شروع ہوگئے۔ گاؤں گاؤں' قریہ قریہ' شہر شہر قافلہ ختم نبوت نے تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں تو انگریز حکومت اور مرزا قادیانی کی ذریت غنڈہ گردی پر اتر آئے۔ پہلے قادیان میں مسلمانوں کا جینا دوبھر کردیا گیا' پھر جہاں جہاں قادیانی اثرورسوخ رکھتے تھے' وہاں مسلمانوں کی زندگیاں اجیرن کردی گئیں۔ قافلہ ختم نبوت کے رہنماؤں' رضاکاروں اور جاں نثاروں پر قیدوبند کے دروازے کھل گئے۔ مرزا قادیانی کو جھوٹا مدعی نبوت کہنا جرم بنادیا گیا۔ قاتلانہ حملے معمول بن گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ شیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فداکار جان پر کھیل گئے لیکن عقیدۂ ختم نبوت پر زد نہیں آنے دی۔ بہاولپور کے تاریخی مقدمہ کی پیروی کی اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو کافر ثابت کیا۔ قادیان میں مسلمانوں کا داخلہ بند ہوا تو قادیان کے باہر ساری رات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کی اور فتنہ قادیانیت سے عوام کو آگاہ کیا۔ بعدازاں قادیان میں دفتر کھولا' جسے کئی دفعہ توڑا گیا اور مبلغ ختم نبوت کو زدوکوب کیا گیا۔ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ نے جان ہتھیلی پر رکھ کر قادیان میں سکونت اختیار کی۔ الغرض علمائے کرام کے خلاف مقدمات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''زندگی نصف جیل

میں اور نصف ریل میں گزر گئی۔'' یوں علمائے کرام نے برصغیر میں اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کیا اور اس کے لئے قید وبند کا بھی سامنا کیا۔

تحریک پاکستان کے دوران قادیانیوں نے تحریک آزادی کے خلاف کام کیا اور قیام پاکستان کی مخالفت کی' ۱۹۴۶ء کے تاریخی انتخابات میں اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ شمار کروایا' انگریز سرکار کے سامنے ہمیشہ اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ قوم گردانا' مسلمانوں کی فہرست کے بجائے اپنے نام علیحدہ فہرست میں درج کرائے' ایسے حربے اختیار کئے جن کی وجہ سے کشمیر کا الحاق پاکستان کے ساتھ نہ ہوسکا' اس کے باوجود پاکستان بننے کے بعد انگریزوں کی سرپرستی میں قادیانی پاکستان کے ٹھیکیدار بن گئے۔ سر ظفر اللہ قادیانی پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر ہوا' چناب نگر (سابقہ ربوہ) کی زمین حاصل کرکے قادیانیوں نے اپنا مرکز قادیان سے یہاں منتقل کردیا' پاکستان میں قادیانیت کے خلاف تبلیغ پر پابندی عائد ہوگئی' قادیانیوں نے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی سرتوڑ کوشش کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان میں اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک شروع کی۔ لاہور میں مارشل لاء لگادیا گیا۔ کئی ہزار جاں نثاران ختم نبوت نے جان کا نذرانہ پیش کیا' ایک لاکھ کے قریب علمائے کرام' رضا کاران ختم نبوت نے جیلوں کی ہوا کھائی۔ الحمدللہ! اس تحریک کے نتیجے میں پاکستان قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچ گیا۔ یہ ۱۹۵۳ء کا دور تھا۔ قافلہ ختم نبوت نے اپنا کام جاری رکھا' حضرت مولانا محمد علی جالندھری' حضرت مولانا محمد حیات' حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمہم اللہ سمیت ختم نبوت کے سینکڑوں داعی ومبلغ قریہ قریہ پھیل گئے' مسلمانوں کے ایک ایک پیسہ کی امداد سے تحفظ ختم نبوت کا کام جاری رکھا۔ تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ علامہ شاہ احمد نورانی' مولانا معین الدین لکھوی سمیت مختلف علمائے کرام نے تمام سیاسی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ پوری قوم متحد ہوئی اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانان پاکستان کو نصرت عطا فرمائی اور پاکستان کی قومی اسمبلی نے سرکاری طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا۔ ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی شروع کی۔ امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک چلی' حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے مثالی جدوجہد کی' آخرکار صدر ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا۔ اس آرڈی نینس کے نفاذ کے بعد قادیانیوں کا گرو گھنٹال مرزا طاہر راتوں رات فرار ہوکر اپنے آقاؤں کے چرنوں میں لندن جا پہنچا' جہاں اس نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششیں نئے سرے سے شروع کردیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی اس فتنے کا تعاقب شروع کیا۔ مالی' گھانا سمیت افریقی ریاستوں میں قادیانی پہنچے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی ان کا پیچھا کیا' جس کے نتیجہ میں ہزاروں افراد قادیانیت سے تائب ہوئے۔ جنوبی افریقہ میں تاریخی مقدمہ عدالت میں پیش ہوا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت کے فروغ وتحفظ کے لئے وہاں بھی پہنچ گئی۔ غرض دنیا میں جہاں کہیں بھی قادیانیت نے پنجے جمانے کی کوشش کی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا فریضہ ادا کیا اور قادیانیت کے پنجے اکھاڑ پھینکے۔ بقول حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ: ''اگر قادیانی خدانخواستہ چاند پر بھی پہنچ جائیں تو ہم ان کا پیچھا وہاں بھی نہیں چھوڑیں گے۔''

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ قادیانیت' عیسائیت' یہودیت اور دیگر مذاہب وفرق باطلہ اسلام دشمنی میں تیزی سے معروف عمل ہیں۔ مسلمان ممالک میں قادیانیوں کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے بلکہ ان کی سرپرستی کی جارہی ہے تاکہ مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالا جاسکے۔ اسکولوں' رفاہی اداروں' اسپتالوں' سڑکوں کے ذریعہ غریب ممالک میں لوگوں کو اسلام کے نام پر قادیانی بنانے کی کوششیں کی جاری ہیں۔ پاکستان کے علمائے کرام اور پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے قادیانی اور دیگر لادینی قوتیں متحد ہوگئی ہیں۔ قادیانی یہ چاہتے ہیں کہ دنیا کے ایک ارب چالیس کروڑ مسلمان خدانخواستہ مرتد اور گمراہ ہوجائیں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کو نعوذ باللہ ختم ہوجائے' ایسے وقت میں مسلمانوں پر بہت زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اگر آپ قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی شفاعت چاہتے ہیں تو آیئے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کرکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظوں میں شامل ہوجایئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہم' نائب امیر مرکزیہ حضرت سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر (مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن) اور دیگر تمام علمائے کرام کی جانب سے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہوجائیں' اور اس جماعت سے ہر قسم کا تعاون کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ تبلیغی ورفاہی اخراجات کا تخمینہ کروڑوں روپے سے متجاوز ہے اور یہ مسلمانوں کے عطیات سے پورا ہوتا ہے۔ آگے بڑھئے اور زیادہ سے زیادہ اس میں اپنا حصہ ڈالئے' اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

قرآن کریم ایک جامع کتاب

دنیا کے بڑے بڑے فصحاء شعراء اور نثر نگاروں نے اپنے خاص بلیغانہ انداز میں قرآن کریم کا تعارف کرایا ہے لیکن صاحب قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سادگی اور دلنشیں انداز میں قرآن کریم کا تعارف کرایا ہے وہ بالکل منفرد ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن کریم وہ کتاب ہے جس میں تم سے پہلے لوگوں کے واقعات اور تمہارے بعد کے حالات ہیں، قرآن کریم تمہارے درمیان حکم اور فیصلہ کرنے والا ہے، یہ غیر سنجیدہ کتاب نہیں، جس متکبر نے قرآن کریم کو ترک کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کردیں گے اور جس نے غیر قرآن سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کی اللہ اس کو گمراہ کردیں گے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے، یہ ذکر ہے کہ حکمت والا ہے اور سیدھا راستہ ہے، اس کی اتباع سے خواہشات میں کجی واقع نہیں ہوتی۔ قرآن کریم زبانوں پر آسان ہے، علماء قرآن کریم سے سیر نہیں ہوتے اور قرآن کریم بار بار پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا اور اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، جب جنات نے اس کو سنا تو ان سے رہا نہ گیا، یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ ”ہم نے قرآن عجیب سنا جو راہ ہدایت دکھاتا ہے، پس ہم اس پر ایمان لائے، جس شخص نے قرآن کے موافق کہا، سچ کہا۔ جس نے اس پر عمل کیا اس کو ثواب دیا جائے گا اور جس نے اس کے موافق فیصلہ کیا، انصاف کیا۔ جس نے لوگوں کو قرآن کی طرف بلایا اس کو سیدھی راہ دکھائی گئی۔ (جامع ترمذی۔ باب فضائل القرآن)

قرآن کریم اور ماضی کے قصص وواقعات

قرآن کریم میں جابجا آسمان وزمین اور تمام کائنات ومخلوقات خصوصیت کے ساتھ انسان کی

مفتی مزمل حسین کاپڑیا

پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے اور پھر ان واقعات اور قصص کا بیان بھی کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نیک اور فرمانبردار بندوں پر کیا کیا انعامات کئے اور سرکشوں اور نافرمانوں کو کیسے کیسے عذاب کے ذریعہ سزا دی گئی۔

انسان کی فطرت ہے کہ وہ مثال سے عبرت حاصل کرتا ہے اور کسی بھی واقعہ کے کردار اور اس واقعہ سے متعلق افراد کے اچھے یا برے نتائج سے نصیحت پکڑتا ہے۔

انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ رب العزت کی عبادت اور خلافت فی الارض کے منصب کے تقاضے پورے کرنا ہے۔ انسان کے اس مقصد پیدائش کی یاددہانی اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کا سلسلہ جاری فرمایا۔ قرآن کریم میں جہاں آسمان وزمین، تمام کائنات ومخلوقات اور خصوصیت کے ساتھ انسان کی پیدائش کا ذکر کہیں اجمالی اور بعض جگہ قدرے تفصیلی ہے، وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اس دنیا میں مبعوث ہونے والے انبیاء میں سے چند اہم انبیاء اور ان کی اقوام کا تفصیل کے ساتھ تذکرہ ہوا ہے، ان انبیاء کی تبلیغ ودعوت کا طریقہ کار اور ان کی قوم کے نیک اور فرمانبردار افراد پر انعام الٰہی کی بارش اور سرکش ونافرمانبردار افراد پر عذاب الٰہی کی شکل میں سزا کا تفصیل کے ساتھ بار بار مختلف انداز میں تذکرہ کیا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ: ”قرآن کریم وہ کتاب ہے کہ جس میں تم سے پہلے لوگوں کا ذکر ہے۔“ اس ارشاد میں انبیاء سابقین کے قصص اور واقعات کی طرف اشارہ ہے اور چونکہ قرآن کریم نے انبیاء سابقین کے قصص وواقعات امت محمدیہؐ کے لئے بطور عبرت اور نصیحت بیان کئے ہیں۔ لہٰذا ان واقعات کے بیان کرنے میں مندرجہ ذیل امور کی خاص رعایت رکھی گئی ہے:

ا:......قرآن کریم نے انبیاء کرام علیہم السلام کے قصص کے ان حصوں کو خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ جن میں اُمت محمدیہؐ کے لئے وعظ ونصیحت اور عبرت کے

پہلو اجاگر ہوتے ہوں۔

۲:.....قرآن کریم نے انبیاء اور غیر انبیاء کے وہ واقعات ذکر کئے ہیں کہ جن سے اہل عرب کے کان آشنا تھے اور انہوں نے مثبت یا منفی انداز میں ان واقعات کے سلسلہ میں کچھ نہ کچھ سن رکھا تھا۔ مثلاً قوم عاد و ثمود' حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت اسماعیل علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات' چنانچہ ان واقعات کے نتائج کی روشنی میں مخاطبین کو بتلادیا گیا کہ ان انبیاء کے متبعین کو اللہ نے کس طرح کامیابی دلائی اور منکرین کو کس قسم کے عذاب بھگتنا پڑے۔

۳:.....اور پھر جن واقعات میں وعظ و نصیحت کے پہلو زیادہ تھے ان کو صرف ایک بار ذکر نہیں کیا گیا' بلکہ ان کو بار بار قرآن کریم میں مختلف انداز میں ذکر کیا اور ہر مرتبہ اس واقعہ کی ابتداء مختلف انداز میں کی گئی اور اس واقعہ کی معلومات میں تدریجاً اضافہ کیا گیا' ہر جگہ وہ واقعہ اپنا ایک الگ ہی لطف دیتا ہے۔ غور کیجئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ قرآن میں ۲۷ مقامات پر آیا ہے لیکن ہر جگہ ایک نئے انداز سے اور نئی معلومات اور نئے وعظ و نصیحت کے ساتھ۔

الغرض مقصود ان واقعات سے یہ ہے کہ ان کو سن کر دل میں شرک' بت پرستی اور گناہوں سے نفرت اور ان کی برائی بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خوف محسوس ہو اور نبی کی ہدایت اور دعوت کے ماننے والوں کو اللہ کی طرف سے مدد اور کامیابی کی ضمانت عطا ہو۔

اس موقع پر مناسب ہوگا کہ انبیاء اور غیر انبیاء کے ان واقعات کی ایک فہرست بھی درج کردی جائے کہ جن کا ذکر اجمالاً یا تفصیلاً ایک مرتبہ یا متعدد بار قرآن کریم میں آیا ہے۔

وہ قصص جو قرآن میں ایک سے زائد مرتبہ آئے ہیں:

۱:.....حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق' ملائکہ کے سجدہ کرنے اور شیطان کی نافرمانی کا قصہ۔

۲:.....حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کے درمیان کشتی اور سیلاب کے سلسلے میں ہونے والے مکالمے اور ان کی قوم پر آنے والے عذاب کا قصہ۔

۳:.....حضرت ہود علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ۔

۴:.....حضرت صالح علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ۔

۵:.....حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ۔

۷:.....حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ۔

۸:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ اور ان کا فرعون اور بنی اسرائیل کے نافرمان افراد سے محاصرہ اور مکالموں کے تفصیلی احوال اور ان کی قوم کے مختلف عذاب اور سزاؤں میں اپنی نافرمانی کے سبب مبتلا ہونے کے واقعات۔

۹:.....حضرت داؤد علیہ السلام کی خلافت اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی نشانیاں اور ان کی کرامات کے واقعات۔

۱۰:.....حضرت ایوب علیہ السلام پر آنے والی آزمائش کا قصہ۔

۱۱:.....حضرت یونس علیہ السلام پر آنے والی آزمائش کا قصہ۔

۱۲:.....حضرت زکریا علیہ السلام کا اپنے لئے اولاد کی دعا اور اس دعا کی قبولیت کا قصہ۔

۱۳:.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور اس کے بعد ان سے جو معجزات اور کرامات ظاہر ہوئے ان کا قصہ۔

یہ تو وہ قصص ہیں جو کہ قرآن کریم میں ایک سے زائد مرتبہ آئے جبکہ کچھ واقعات وہ ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

وہ واقعات جن کا ذکر قرآن میں صرف ایک مرتبہ آیا ہے:

۱:.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا قصہ۔

۲:.....حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمرود کے ساتھ مناظرہ کا قصہ۔

۳:.....حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جانوروں کو زندہ ہوتے ہوئے دیکھنے کا قصہ۔

۴:.....حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کرنے کا واقعہ۔

۵:.....حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کا تفصیلی تذکرہ۔

۶:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا قصہ۔

۷:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں بند کرکے دریائے نیل میں ڈالے جانے کا قصہ۔

۸:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے گھر میں پرورش پانے کا واقعہ۔

۹:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک قبطی کو مکا مارنے اور اس سے اس کی موت واقع ہوجانے کا قصہ۔

۱۰:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصر سے مدین جانے کا قصہ۔

۱۱:.....حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مدین میں

حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی سے نکاح کرنے کا واقعہ۔

۱۲:...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مدین سے واپسی پر ایک درخت پر آگ کا شعلہ دیکھنے اور اس سے کلام کرنے کا قصہ۔

۱۳:...... حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا باہم ملاقات کرنے کا قصہ۔

۱۴:...... طالوت اور جالوت کا قصہ۔

۱۵:...... ذوالقرنین کا قصہ۔

۱۶:...... اصحاب کہف کا قصہ۔

۱۷:...... قصہ ان دو شخصوں کا کہ جن میں سے ایک خدا پر بھروسہ کرتا تھا جبکہ دوسرے کا اسباب پر بھروسہ تھا۔

۱۸:...... باغ والوں کا قصہ۔

۱۹:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ان تین حواریوں کا قصہ جو شہر انطاکیہ میں منادی کرنے گئے تھے۔

۲۰:...... حبیب نجار کا قصہ جس کو کفار نے اعلان توحید کی پاداش میں شہید کر دیا تھا۔

۲۱:...... اصحاب الاخدود کا واقعہ جس کا ذکر اشارتاً سورہ بروج میں آیا ہے۔

۲۲:...... اصحاب فیل کا قصہ۔

۲۳:...... بیت المقدس پر چڑھائی ہونے اور اس کی بربادی کا قصہ۔

۲۴:...... حضرت عزیر علیہ السلام کا سو (۱۰۰) برس تک مردہ ہو کر زندہ ہونے کا واقعہ۔

نوٹ: یہ فہرست ”تفسیر حقانی“ سے لی گئی ہے۔

الغرض مندرجہ بالا تمام واقعات اور قصص وہ ہیں جو نزول قرآن سے پہلے پیش آچکے تھے اور ان واقعات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مثال وعبرت کے لئے پیش کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مختصر سے ارشاد میں کہ ”قرآن کریم میں تم سے پہلے لوگوں کے حالات ہیں۔“ انہی واقعات وقصص کی طرف اشارہ ہے۔

قرآن اور مستقبل کے حالات:

قرآن کریم کے تعارف کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک:

”قرآن کریم میں تمہارے بعد کے حالات ہیں۔“

مستقبل کے بہت سے حالات، کیفیات اور پیشگوئیوں پر محیط ہیں۔

مستقبل کے حالات کے متعلق قرآن کریم نے جو خبر دی ہے ان میں سے چند کیفیات کا منظر پیش کیا ہے، چند واقعات کے ظہور پذیر ہونے کی پیشگوئی کی ہے اور انسان کے ساتھ پیش آنے والی چند کیفیات بیان کی ہیں مثلاً موت اور قبر کے حالات وغیرہ۔

الغرض مستقبل کے حالات وواقعات کے سلسلہ میں ایک تو وہ پیشگوئیاں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی ظہور میں آگئیں۔ مثلاً رومیوں اور ایرانیوں کی جنگ میں رومیوں کی فتح کی پیشگوئیاں، بعض مستقبل کے حالات اور واقعات وہ ہیں جو اپنے خاص وقت اور دور میں ظاہر ہوں گے۔ مثلاً قیامت کی علامات، قیامت کے قائم ہونے کا منظر وغیرہ جبکہ مستقبل کے بعض حالات اور کیفیات وہ ہیں جو ہر انسان کی انفرادی زندگی سے متعلق ہیں اور ہر انسان اپنے اس مستقبل کے آنے پر قرآن کی بیان کردہ ان کیفیات سے دوچار ہوگا۔ بے شمار انسانوں کے لئے ان کا مستقبل اب ماضی بن چکا ہے جبکہ قیامت تک آنے والے بے شمار انسانوں کے لئے وہ مستقبل اپنے وقت پر آجائے گا۔ یعنی ہر انسان کے لئے قرآن کی بیان کردہ موت کی کیفیات کا حال اور اس کی روح قبض کئے جانے کا منظر وغیرہ۔

الغرض مستقبل کے حالات وواقعات اور کیفیات کے بیان کے سلسلہ میں قرآن کریم میں انسان کی موت کی کیفیات اور اس کے فنا ہونے کے بعد جو حالات گزریں گے اور قیامت اور اس کے بعد جنت ودوزخ کے جو حالات ہیں ان کا خصوصیت کے ساتھ تذکرہ ہے، اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ مقصد قرآن کا موعظت وعبرت کے ذریعہ انسان کو اس کے مقصد پیدائش کی طرف متوجہ کرنا ہے چنانچہ انسان کو فنا اور اس کے بعد پیش آنے والے واقعات کے حوالے سے یہ باور کرایا جاتا ہے کہ اس نے اپنے ہر اچھے اور برے عمل کا حساب دینا ہے اور اسی کے مطابق اس کو جزاء وسزا دی جائے گی۔

الغرض مستقبل کے جو واقعات اور کیفیات قرآن میں ذکر کی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں: موت کی کیفیت، ملائکہ کا روح قبض کرنا، موت کے وقت انسان کو جنت ودوزخ کا دکھایا جانا اور عذاب کے فرشتوں کا ظاہر ہونا، اس عالم کا فنا ہونا، قیامت کی علامات، حضرت مسیح علیہ السلام کا نازل ہونا، دابۃ الارض کا نکلنا، یاجوج ماجوج کا زمین پر پھیل جانا، صور کا پھونکا جانا، اس دنیا کو تہہ وبالا کیا جانا، آسمانوں اور ستاروں کا ٹوٹنا، پہاڑوں کا روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھرنا، دوبارہ صور پھونکا جانا اور اس کے نتیجہ میں تمام انسانوں کا زندہ ہونا اور اللہ رب العالمین کے سامنے حساب وکتاب کے لئے کھڑا ہونا، نامۂ اعمال کا دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیا جانا، انسان کے اعضاء کا ان کے ذریعہ انجام دیئے جانے والے اچھے یا برے اعمال کی گواہی دینا، اچھے یا برے اعمال کا مثالی شکل میں آنا، پل صراط سے گزرنا، اہل جنت کا جنت میں داخل ہو کر اللہ کی بے شمار نعمتوں سے لطف اندوز ہونا، اللہ تعالیٰ کے جلال اور

تجلی کی کیفیات کا محسوس کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہونا' ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں راحت وآرام سے زندہ رہنا۔

جنت کی ان نعمتوں کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم میں جہنم کے برے ٹھکانے ہونے' بداعمال کے جہنم میں جانے اور جہنم میں سزاؤں کے مختلف انداز بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے تعارف کے سلسلہ میں جو بیان فرمایا ہے اگر اس کی تفصیل میں جایا جائے اور اس ارشاد مبارک میں بیان کردہ علوم کی گہرائی میں جایا جائے تو حقیقت یہ ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے' اللہ کا علم ہے' اس کی کوئی انتہا نہیں' سمندروں کے برابر سیاہی تو ختم ہوسکتی ہے لیکن اللہ کے کلمات اور اس کے علوم ختم نہیں ہوسکتے' بہرکیف مندرجہ بالا تشریحات تو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ایک ارشاد کی ہے کہ ”قرآن میں تم سے پہلے لوگوں کے واقعات اور تمہارے بعد کے حالات ہیں۔“ باقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بقیہ حصہ کی مختصر شرح تحریر کی جاتی ہے:

☆ قرآن کریم میں کفر وایمان' حلال وحرام' طاعت وگناہ' ثواب وعذاب' مباحات وممنوعات' اوامر ونواہی اور تمام فرائض واحکام شرعیہ کا حکم ہے۔

☆ قرآن کریم حق وباطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے۔ قرآن کریم میں غلط اور صحیح اور ان پر مرتب ہونے والے ثواب وعذاب کو علیحدہ علیحدہ تفصیل کے ساتھ بیان کردیا گیا ہے۔

☆ قرآن کریم محض قصہ پارینہ کی کوئی غیر سنجیدہ اور بے مقصد داستان گوئی پر مشتمل کتاب نہیں' جس کسی نے قرآن پر ایمان لانے اور اس کی ہدایت پر عمل کرنے سے انحراف کیا' وہ متکبر ہے اور ایسے منحرف ومتکبر کا انجام ہلاکت وبربادی ہے۔ جس نے قرآن کے علاوہ دوسری جگہ سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کی تو گمراہی اس کا مقدر ہوگی۔

☆ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اس کو مضبوطی سے تھامے رکھنے سے انسان گمراہی کی گہرائیوں میں گرنے سے بچ سکتا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ وہ اللہ کی معرفت اور اس کا قرب حاصل کرسکتا ہے۔

☆ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر پنہاں ہے اور اس طرح اس قرآن میں خلق خدا کے لئے وعظ ونصیحت بھی ہے۔

☆ قرآن کریم حکیمانہ مفاہیم' معانی اور نصائح پر مشتمل ہے' اس قرآن کریم کے مندرجات ایسے پائیدار اصول وضوابط پر مبنی ہیں کہ جو قیامت تک کے لئے کارآمد ہیں' تمام مخلوق بھی جمع ہوکر اس قرآن کریم کی مثال پیش نہیں کرسکتی' جو شخص اپنی خواہشات اور اپنے نفس کو قرآن کی تعلیمات کے تابع کردے تو پھر اس کی خواہشات میں کجی نہیں آتی۔ گمراہی اور بدعات سے اس کی حفاظت ہوجائے گی۔

☆ قرآن کریم کے الفاظ مومنین کی زبان پر آسان ہیں اور اس کے معانی کا سمجھنا آسان ہے' مخلوق کے کلام اور خدا کے کلام میں کوئی نسبت نہیں' مخلوق کے کلام میں اختلاف ملے گا۔ جبکہ قرآن اللہ کا کلام ہے' اس میں کوئی اختلاف نہیں' اس میں حق وباطل آپس میں گڈمڈ نہیں بلکہ دونوں کے درمیان ایک حد فاصل ہے' قرآن کے علوم لامتناہی ہیں' قرآن میں موجود حقائق لامحدود ہیں' لہٰذا علماء اور محققین کبھی بھی اس سے سیر نہیں ہوسکیں گے بلکہ جس قدر اس کی گہرائی میں جاتے رہیں گے مزید درمزید حقائق منکشف ہوتے رہیں گے۔ قرآن کریم کے علوم کا کوئی بھی احاطہ نہیں کرسکتا۔

☆ قرآن کریم کی کثرت تلاوت اس کی لذت اور طراوت میں مزید اضافہ کرتی ہے' مخلوق کا کلام بار بار پڑھنے سے اپنی تاثیر کھو بیٹھتا ہے جبکہ اللہ کا کلام جس قدر پڑھا اور سنا جائے اس کے پڑھنے اور سننے کا اشتیاق مزید بڑھتا چلا جاتا ہے۔

☆ قرآن کریم میں بے حد تاثیر ہے۔ انسان تو انسان جب جنات نے اس قرآن کریم کو سنا تو وہ اس کی تاثیر پذیری کی تاب نہ لاسکے اور انہوں نے قرآن کریم کی حقانیت کا اعتراف کرلیا اور اس پر ایمان لے آئے۔

جس نے قرآن کریم کے واقعات بیان کئے اور قرآن کریم کے اصول وضوابط کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا' جس نے قرآن کی تعلیمات کے مطابق عمل کیا اس کو بے حساب اجر ملے گا اور جس نے قرآن کے مطابق فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا اور جس نے خلق خدا کو قرآن کے راستہ کی طرف بلایا تو اس کو راہ ہدایت مل گئی۔ ☆☆......☆☆

تین انقلاب:

دور حاضر میں فتنہ وفساد بغاوت کا نام انقلاب رکھ دیا گیا ہے' لیکن تاریخ عالم میں قابل ذکر انقلاب صرف تین ملتے ہیں: ۱:...... بیسویں صدی میں روس کا اشتراکی انقلاب' یہ صرف معاشی انقلاب تھا۔ ۲:...... اٹھارہویں صدی میں انقلاب فرانس جو بادشاہت کے مقابل جدید جمہوریت کی بنیاد بنا یہ صرف سیاسی انقلاب تھا۔ ۳:...... عظیم ترین انقلاب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ساتویں صدی میں تشریف لائے یہ انقلاب سیاسی' معاشی' اخلاقی' معاشرتی اور اخلاقی انقلاب تھا۔ اس انقلاب کی مثال دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔ دنیا کو اب کسی اور انقلاب کی ضرورت نہیں ہے۔ ضرورت صرف اسی کی طرف لوٹ جانے کی ہے۔ (ہزارہ ٹائمز)

رمضان کا استقبال

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

میرے دوستو! تمہیں نیا رمضان مبارک اور خدا کی طرف سے تم پر پاک و بابرکت سلام! تمہاری یہ فرمائش گویا میرے دل کی خواہش ہے' پتہ نہیں کیوں خود میرا بھی کچھ بات کرنے کو چاہ رہا تھا اور ایک تقاضا تھا جو مجھے بات کرنے پر مجبور کر رہا تھا اور میں محسوس کرتا ہوں کہ تمہارے تجویز کردہ عنوان سے بہتر اور محبوب عنوان گفتگو میرے لئے اور کوئی ہو نہیں سکتا۔

سن ہجری کے دوسرے سال میں میرا آنا پہلے سالوں سے یکسر مختلف تھا' پہلے جس سال کے دوسرے مہینوں کی طرح ایک مہینہ تھا' اپنے دوسرے بھائیوں اور رفیقوں سے کسی قسم کا امتیاز مجھے حاصل نہیں تھا' نہ کوئی خاص بات میرے اندر تھی' نہ کسی پیغام کا میں حامل تھا اور نہ دینی ارکان میں سے کوئی رکن مجھ سے متعلق تھا' رجب' ذی القعدہ' ذوالحجہ اور محرم پر مجھے حسد...... استغفراللہ...... رشک ہوتا تھا کیونکہ یہ : اشھر حرم (محترم مہینے) تھے اور اس میں سے ذی الحجہ پر مجھے اور خاص وجہ سے رشک آتا تھا' وہ یہ کہ وہ حج کا مہینہ تھا...... مجھے وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ مجھے کبھی اتنا بڑا اعزاز بخشا جائے گا اور روزہ جیسے اہم اور مقدس پیغام کا مجھے حامل بنایا جائے گا' لیکن یہ اللہ کا فضل ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے' بہرحال اب سنیئے:

مسلمانوں نے شعبان سے میرا انتظار کرنا شروع کیا' انہوں نے شعبان کا بھی ایک مقدمۃ الجیش اور میرے مبشر کی حیثیت سے استقبال کیا' شعبان ہی میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! رمضان کا مہینہ تم پر سایہ فگن ہو رہا ہے۔ بڑا عظیم الشان مہینہ ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ نے اس مہینے کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کے قیام (تراویح) کو نفلی عبادت ٹھہرایا ہے۔ جو شخص اس ماہ میں ایک نفلی نیکی کرے گا' اس کا ثواب اور دنوں کے فرض کے برابر ہوگا اور جو کوئی ایک فرض ادا کرے گا اس کا ثواب اور دنوں کے ستر فرضوں کے برابر ہوگا۔ یہ ماہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے' یہ غمخواری و غمگساری کا مہینہ ہے' اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔''

تمام لوگ میرا چاند دیکھنے کے لئے بلند ٹیلوں اور مکانوں پر چڑھ گئے' غروب آفتاب کے بعد مدینہ میں کوئی شخص ایسا نظر نہ آتا تھا جو آسمان کی طرف نظر اٹھائے میری جستجو نہ کر رہا ہو' ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ سب سے پہلے وہ میری آمد کا مژدہ سنائے۔

پروردگار عالم نے ارادہ فرمایا کہ مجھے اب مزید تاخیر نہ ہو' لہٰذا اس کی طرف سے حکم طلوع ہوا اور مدینہ کے اس سرے سے اس سرے تک ایک مسرت کی لہر دوڑ گئی' لوگوں کی زبانوں پر ایک نغمہ مسرت جاری ہوا۔

سامعین کرام! مجھے اس کہنے میں معاف رکھیں کہ ابتدائے اسلام میں لوگوں کو میری آمد سے جو مسرت ہوئی تھی...... حالانکہ میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے صبر و جہاد کا مہینہ تھا...... وہ اس مسرت سے بڑھ کر ہوتی تھی جو آج آپ کو عید کا چاند دیکھ کر ہوتی ہے...... میں اس کے اسباب میں نہیں جاؤں گا کیونکہ یہ ایک طویل بات ہے' اور ویسے بھی آپ کو کڑوی لگے گی۔

(میری آمد سے) مدینہ کے لوگوں میں ایک نئی زندگی اور ایک نیا نشاط عبادت ابھر آیا' یہ لوگ عشاء کے بعد ایک ایک' دو دو اور ٹکڑیاں ٹکڑیاں ہو کر نوافل میں مشغول ہو گئے قرآن کی تلاوت کرتے اور نمازیں پڑھتے رہتے' یہاں تک کہ جب رات آخر ہوئی اور سحر قریب ہوئی تو رات کی باسی روٹی یا کھجور اور پانی میں سے جس کو جو میسر آیا' اس نے اس سے سحر کھائی' پھر مساجد کی راہ لی اور نماز فجر ادا کی۔

یہی وہ مقام ہے جہاں وہ لوگ آج کل کے روزہ داروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں' آج اگر آپ

میں سے کوئی رات کو تھوڑی دیر عبادت کر لیتا ہے اور پھر روزہ کی نیت کر لیتا ہے تو وہ اپنا حق سمجھتا ہے کہ دن میں جتنا چاہے سوئے چنانچہ آج شہر میں بہت کم ایسے روزہ دار ملیں گے جو سوتے یا اونگھتے نظر نہ آتے ہوں' رات کو خواہ کتنا ہی تھوڑا قیام کریں مگر اس کے بدلے میں دن کا ایک خاصا حصہ ضرور نیند کی نذر کر دیا جاتا ہے...... اس کے برعکس صحابہ وتابعین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا حال یہ تھا کہ رات کا قیام ان کے دن کے نشاط میں کوئی فرق نہیں ڈالتا تھا' وہ رمضان میں عبادت بھی کرتے تھے اور مشقت حیات بھی برداشت کرتے تھے اور کبھی تو روزے کی حالت میں جہاد بھی کرتے تھے' ان کے زمانہ میں رمضان اشیاء کی طبائع نہیں بدلتا تھا اور نہ دن کو رات بناتا تھا' وہ اپنے ان میں قوت اور نشاط کا بڑھا دیتا تھا اور کوئی وہ نیکی جس کو لوگ پہلے سے کرتے تھے' رمضان المبارک کی آمد سے منقطع نہیں ہوتی تھی' میں آ کر اہل مدینہ کے اخلاق میں کوئی فرق نہیں پاتا' مثلاً انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد سے غیبت' فحش کلامی اور بدگوئی سے زندگی بھر کا روزہ رکھ لیا تھا' تو وہ روزوں میں بھی پاک زبان' پاک نفس اور پاک باطن رہتے تھے' ہاں اگر فرق ہوتا تھا تو یہ ہوتا تھا کہ وہ ان دنوں میں جائز غصہ کو بھی ضبط کرتے تھے۔ اگر ان میں سے کسی کو کوئی شخص گالی دیتا یا لڑنے کی باتیں کرتا تو اس کا جواب یہ ہوتا کہ:

''میں روزہ دار ہوں۔''

میری آمد پر وہ لوگ نیکی اور غمخواری کے بے حد حریص ہو گئے' یوں سمجھئے کہ ہوا سے مقابلہ کرتے تھے' ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ تھا:

''جب رمضان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امور خیر میں آندھی سے بھی تیز رفتار ہو جاتے تھے۔''

روزہ دار کو افطار کرانے' غلاموں کو آزاد کرانے' ستم رسیدوں کی امداد کرنے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے' چنانچہ اسی وجہ سے فقراء و مساکین میری آمد کے منتظر رہتے تھے۔

لوگوں نے اپنے مشاغل میں روزہ گزارا لیکن اللہ سے غافل نہیں ہوئے اور نہ بیع و تجارت نے ان کو اللہ کی یاد اور جماعتوں کی حاضری سے غافل کیا' شام کو گھر لوٹے اور ذکر و تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ مساجد کا حال اس وقت یہ ہو جاتا تھا کہ اگر تم جاؤ تو ذکر کی بھنبھناہٹ کے سوا کوئی آواز نہ سن پاؤ۔

آفتاب غروب ہوا' مؤذن نے اذان دی اور میں نے دیکھا کہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوہارے اور کچھ پانی سے افطار فرمایا اور پھر اس پر اتنا شکر کہ انواع و اقسام کی افطاریوں پر بھی لوگوں کو یہ مقام شکر نصیب نہیں ہو سکتا۔ سنئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں:

''تشنگی دور ہوئی' رگیں تر ہوئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر واجب ہو گیا۔''

آپؐ کے اصحاب نے بھی اسی طرح چند کھجوروں اور پانی کے چند گھونٹوں سے روزہ کھولا اور اللہ کی حمد کی' پھر نماز پڑھی اور جو کچھ اللہ نے عنایت فرمایا صرف بقدر ضرورت کھالیا' نہ اس میں اسراف ہوتا تھا اور نہ ناک تک پیٹ بھرتا تھا۔

مہینہ بھر ان کا یہی معمول رہتا تھا' نہ اس میں کوئی فرق آتا تھا اور نہ وہ اس سے اکتاتے اور برداشتہ خاطر ہوتے' بلکہ ہر دن نشاط کی ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی اور عبادت و نیکی کی حرص بڑھتی تھی' گویا روزوں سے ان کی روح کو غذا ملتی تھی' اور مہینے کے آخر میں ان کی قوت اور نشاط پہلے سے بھی بڑھا ہوا نظر آتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک مسلسل نشاط اور ذوق عمل سے مخمور رہتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آخری عشرہ آتا تو بالکل ہی کمر کس لیتے تھے' رات عبادت میں گزارتے اور اہل خانہ کو بھی جگاتے اور پھر اعتکاف فرما لیتے تھے۔

میں جب اس دور سعادت کے روزہ داروں کا بعد کے روزہ داروں سے مقابلہ کرتا ہوں تو صورت و شکل میں تو کوئی فرق نظر نہیں آتا بلکہ بعض بعد والے زیادہ نفل پڑھتے اور زیادہ وقت تلاوت کرتے نظر آتے ہیں' مگر خشوع و اخلاص اور ایمان و احتساب کی کیفیات میں کھلا فرق محسوس کرتا ہوں' اگر سابقین کی ایک رکعت کا وزن کیا جائے تو بعد والوں کی بہت سی رکعتوں پر بھاری نکلے گی کہ وہ اپنے ایمان و احتساب میں بھاری تھے۔

اور دوسرا فرق جو میں بتلا سکتا ہوں' وہ یہ ہے کہ ان پر روزہ اپنے گہرے اخلاقی اور نفسیاتی اثرات چھوڑ کر جاتا تھا' یوں کہئے کہ ان کی طبیعتوں پر روزہ کی ایک نہ مٹنے والی چھاپ پڑ جاتی تھی اور اگلے سال جب میں پھر لوٹ کر آتا تو ان میں وہی عفت' وہی تقویٰ' وہی صدق و امانت' وہی رقت' وہی کریم النفسی' وہی حرص طاعت' وہی لذات نفس سے نفرت' وہی آخرت کی فکر اور وہی دنیا سے بے رغبتی پاتا۔ الغرض ہر دوسری مرتبہ وہ مجھے پہلے سے زیادہ پاک باطن اور صاف دل ملتے تھے۔

قصہ مختصر! جب میرا وقت ختم ہو گیا اور روانگی کا دن آیا تو انہوں نے مجھے ایک بہت ہی پیارے دوست کی طرح رخصت کیا' آنسو کسی طرح تھمتے نہ تھے اور آہیں قرار پاتی نہ تھیں' لبوں پر یہ دعا تھی کہ خدایا یہ ملاقات آخری نہ ہو' یہ دن اس کے بعد بھی بار بار آئیں۔ یہ ہے خیر القرون میں میرے استقبال کی ایک ہلکی سی تصویر۔

☆☆......☆☆

آدابِ رمضان

ذیل کی تحریر حضرت شہیدؒ کا ایک مستقل اور جامع مضمون ہے، جس میں روزہ کے ضروری فضائل بھی ہیں اور مسائل بھی، اور روزہ کے سلسلے میں بعض کوتاہیوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ماہِ رمضان کی فضیلت:

ارشادِ خداوندی ہے:

''ماہِ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے، منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی بھی ہیں۔ سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کرکے ان میں روزہ رکھنا اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (احکام و قوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں اور تاکہ تم لوگ (ایامِ ادا یا قضا کے) شمار کی تکمیل کرلیا کرو (تاکہ ثواب میں کمی نہ رہے) لہٰذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بندگی (و ثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلادیا (جس سے تم برکات و ثمرات رمضان سے محروم نہ رہوگے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمت آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔'' (البقرہ:۱۸۵)

احادیثِ مبارکہ:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے اور ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے) کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین پابندِ سلاسل کردیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

☆......ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیطان قید کردیئے جاتے ہیں، اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔ (احمد، نسائی، مشکوٰۃ)

☆......ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے سال کے سرے سے اگلے سال تک۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں: اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان کما فی مشکوٰۃ ورواہ الطبرانی فی الکبیر و الاوسط کما فی المجمع الزوائد ص۱۴۲ ج۳)

☆......حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ یہ رمضان آچکا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں، اور شیاطین کو طوق پہنا دیئے جاتے ہیں۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو، جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟ (رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی وہو ضعیف کما فی مجمع الزوائد ص۱۴۳ ج۳)

روزے کی فضیلت:

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس

نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔ (بخاری ومسلم مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد وحساب) بدلہ دوں گا (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے' روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں' ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی' اور روزے دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے۔ الخ۔ (بخاری ومسلم مشکوٰۃ)

☆......حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں' یعنی قیامت کے دن کریں گے' روزہ کہتا ہے: اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے' دیگر خواہشات سے روکے رکھا' لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے' اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (بیہقی شعب الایمان' مشکوٰۃ)

رویت ہلال:

☆......حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے اس قدر دوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے) پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے' اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹/شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کرکے روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔ (ترمذی' مشکوٰۃ)

☆......حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو' کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری ومسلم مشکوٰۃ)

☆......حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (کہ اہل کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا' اور ہمیں صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے)۔ (مسلم مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلدی کرنا:

☆......حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (بخاری ومسلم مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین غالب رہے گا' جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہود ونصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے:

☆......سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے' کیونکہ وہ برکت ہے' اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' مشکوٰۃ)

☆......حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے' اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے افطار فرماتے تھے' اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

افطار کی دعا:

☆......ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

"ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللّٰہ"

ترجمہ: "پیاس جاتی رہی' انتڑیاں تر ہوگئیں اور اجر انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔"

☆......حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

"اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت"

ترجمہ: "اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا' اور تیرے رزق سے افطار کیا۔" (ابوداؤد' مرسلاً مشکوٰۃ)

☆......حضرت عمر بن خطابؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ رمضان میں اللہ

تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے' اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط' وفیہ ہلال بن عبدالرحمٰن وھو ضعیف کما فی المجمع ص ۱۴۳ ج ۳)

☆......ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں' اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ (رواہ البزار وفیہ ابان بن عیاش وھو ضعیف الزوائد ص:۱۴۳ ج ۳)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کی دعا رد نہیں ہوتی: (۱) روزے دار کی' یہاں تک کہ افطار کرے' (۲) حاکم عادل کی اور (۳) مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا خواہ کچھ مدت کے بعد کروں۔ (احمد' ترمذی' ابن حبان' مشکوٰۃ' ترغیب)

"اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شئی ان تغفرلی."

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ میری بخشش فرمادیجئے۔" (بیہقی' ترغیب)

رمضان کا آخری عشرہ:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں ایسی عبادت ومحنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی۔ (صحیح مسلم' مشکوٰۃ)

☆......حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لنگی مضبوط باندھ لیتے (یعنی کمر ہمت چست باندھ لیتے) خود بھی شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے۔ (بخاری ومسلم' مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر:

☆......حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک یہ مہینہ تم پر آیا ہے' اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے' جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم رہا' اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا سوائے بدقسمت اور حرمان نصیب کے۔" (ابن ماجہ' واسنادہ حسن انشاء اللہ' ترغیب)

☆......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔" (صحیح بخاری' مشکوٰۃ)

☆......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو (اس میں تلاوت' تسبیح و تہلیل اور نوافل سب شامل ہیں' الغرض کسی طرح سے ذکر وعبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ (بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دعا:

☆......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فرمائیے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھا کروں؟ فرمایا یہ دعا پڑھا کر:

"اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی"

(احمد' ترمذی' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

ترجمہ: "اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں' معافی کو پسند فرماتے ہیں۔ پس مجھ کو بھی معاف کردیجئے۔"

بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے وہ اس کی تلافی نہیں کرسکتا' (یعنی دوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہوجائے گا' مگر رمضان المبارک کی برکت وفضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' بخاری فی ترجمۃ باب' مشکوٰۃ)

رمضان کے چار عمل:

☆......حضرت سلمان فارسیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو' دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رب کو راضی کروگے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتے۔ پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کروگے' یہ ہیں: لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا اور استغفار کرنا' اور وہ دو چیزیں' جن سے تم بے نیاز نہیں' یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو' اور جہنم سے پناہ مانگو۔ (ابن خزیمہ' ترغیب)

تراویح:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ایمان کے جذبہ سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا' ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے' اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔'' (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ (نسائی' ترغیب)

اعتکاف:

حضرت حسینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اعتکاف کیا' اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہوگا۔'' (بیہقی' ترغیب)

☆...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کیا' اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنادیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہوگا۔'' (طبرانی' اوسط' بیہقی' حاکم' ترغیب)

روزہ افطار کرانا:

☆...... حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی غازی کو سامان جہاد دیا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ (بیہقی' شعب الایمان' بغوی' شرح السنۃ' مشکوٰۃ)

رمضان میں قرآن کریم کا دور اور جود و سخاوت:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے اور رمضان المبارک میں جبکہ جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آتے تھے آپ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی' جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپؐ کے پاس آتے تھے' پس آپؐ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے' اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں باد رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔ (صحیح البخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز:

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بیہودہ باتیں (مثلاً غیبت' بہتان' تہمت' گالی گلوچ' لعن طعن' غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ (بخاری و مشکوٰۃ)

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے ہی روزے دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک) پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی' بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے) اور کتنے ہی (رات کے تہجد میں) قیام کرنے والے ہیں جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔ (داری' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے (کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے' اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا)۔ پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے نہ شور مچائے' پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو (دل میں کہے یا زبان سے اس کو کہہ دے کہ) میں روزے سے ہوں۔ (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے)۔ (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت ابوعبیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔ (نسائی' ابن خزیمہ' بیہقی' ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے' فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔ (طبرانی الاوسط' عن ابی ہریرہؓ' ترغیب)

☆...... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کا روزہ رکھا' اور اس کی حدود کو پہچانا' اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ (صحیح ابن حبان' بیہقی' ترغیب)

دو عورتوں کا قصہ:

☆...... حضرت عبیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں' آپؐ نے سکوت اور اعراض فرمایا' اس نے دوبارہ عرض کیا' (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ یا رسول اللہ! بخدا! وہ تو مرچکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپؐ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا' اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے' اس نے خون' پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی۔ جس سے آدھا پیالہ بھر گیا' پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا' اس کی قے میں بھی'

خون، پیپ اور گوشت نکلا، جس سے پیالہ بھر گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیزوں سے خراب کرلیا کہ ایک دوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)۔ (مسند احمد ص:۴۳۰ ج۵، مجمع الزوائد ص:۱۷۱ ج۳)

روزے کے درجات:

حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں:

"روزے کے تین درجے ہیں:

(۱) عام، (۲) خاص، خاص الخاص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرم گاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے، جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے، اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے، یہ صالحین کا روزہ ہے اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے:

اول:

آنکھ کی حفاظت کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کردیا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا (رواہ الحاکم ص ۳۱۴ ج ۴ وصححہ من حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ وتعقبہ الذہبی فقال واسحاق واہ عبدالرحمن ہوالواسطی ضعفوہ ورواہ الطبرانی من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال الہیثمی، وفیہ عبداللہ بن اسحاق الواسطی وھو ضعیف، مجمع الزوائد ص۶۳، ج۳)

دوم:

زبان کی حفاظت کہ بیہودہ گوئی، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے، اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے، یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مجاہدؒ کہتے ہیں کہ غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے، پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے، نہ جہالت کا کوئی کام کرے، اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے، جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔ (صحاح)

سوم:

کان کی حفاظت کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے، کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے، اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم:

بقیہ اعضاء کی حفاظت کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے، کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم:

افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں، جس کو آدمی بھرے۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم من حدیث مقدام بن معدیکربؓ)۔ اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کرلی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا؟

ششم:

افطار کے وقت اس کی حالت خوف و رجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن گیا اور دوسری صورت میں مطرود و مردود ہوا، یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہئے۔

اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے، البتہ جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو وہ تو دنیا ہی نہیں بلکہ توشہ آخرت ہے۔ بہرحال ذکر الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ارباب قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہوجائے، یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں، یہ انبیاءؑ، صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔"

(احیاء العلوم ص۲۶۸، ۲۶۹، ج۲ ملخصاً)

روزے کے مقاصد

ہم یقین کے ساتھ نہیں بتا سکتے کہ انسانی سوسائٹی میں روزہ کے خیال کی ابتدا کب سے ہوئی اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اس کے شروع ہونے کے اسباب کیا تھے؟ روزہ کے ابتدائی حالات اس طرح پوشیدہ ہیں جس طرح قدیم قوموں میں شریعت کی ابتدا سے ہم ناآشنا ہیں کہ کس قوم نے شریعت کے نظام کو اختیار کیا اور پھر اس نظام کو دوسروں تک پہنچایا۔ روزہ کے متعلق جس قدر نظریے بیان کیے گئے ہیں وہ ظن وتخمین پر مبنی ہیں اور تاریخی حیثیت سے روزہ کی ابتدا ہونے کا جو اندازہ لگایا گیا ہے وہ بھی عمومی قاعدہ سے دور جا پڑا ہے۔ ان سب کے باوجود روزہ انسانی عبادات میں قدیم عبادت ہے۔ اس کا پھیلاؤ دنیا کی تمام قوموں میں رہا ہے۔

مجوسی، آتش پرست، مانوی، بدھ، برہمن، ستارے اور جانور پرست سب میں روزہ کا رواج رہا ہے۔ یہود، نصاریٰ اور مسلمان روزہ کی عظمت کو دین کے بڑے رکن کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ مختلف قوموں اور مختلف نظامہائے شریعت میں روزہ کا طریقہ جداگانہ رہا ہے۔ قوموں میں حالات کی تبدیلی سے روزوں کی تعداد میں بھی کمی وبیشی ہوتی رہی ہے۔ طریقۂ عمل کے لحاظ سے کسی قوم میں روزہ کی شکل یہ رہی کہ اس کے افراد روزہ کی حالت میں کھانے، پینے، جنسی تعلقات اور بات چیت سے دور رہا کرتے تھے، کسی دوسرے مذہب میں ان میں سے کچھ کو اختیار کیا گیا اور باقی سے پابندی اٹھالی گئی لیکن ہر حالت میں روزہ سے مقصود یہ رہا کہ بدن اور نفس کو کچھ وقت کے لئے محبوب ترین چیزوں کے استعمال سے محروم رکھا جائے، بات سے رک جانے کا روزہ قدیم قوموں میں رائج تھا۔

اسپنسر اور جیلن نے اپنی تصانیف میں وسطی آسٹریلیا کے باشندوں کے حالات میں لکھا ہے کہ

علامہ سید سلیمان ندویؒ

جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تھا تو اس کی بیوی سال بھر بات نہ کرنے کا روزہ رکھتی تھی۔ روزہ کا یہ طریقہ یہود میں بھی پایا جاتا تھا۔ قرآن مجید میں حضرت مریمؑ کی زبان میں اس کی تعبیر یوں ہے: ”فلن اکلم الیوم انسیا۔“ آج کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ کھانے اور پینے سے رک جانے کے طریقے مختلف رہے ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر قسم کے کھانے اور ہر رنگ کے پینے سے رک جانے کے طریقہ کو روزہ کہتے ہیں۔ یہ طریقہ صابی، مانوی مذہب اور مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کچھ محدود اور متعین چیزوں سے نفس کو روک دیا جائے، یہ طریقہ نصاریٰ میں رائج ہے۔

روزہ رکھنے کے مختلف طریقے ہیں: ایک تو یہ کہ دن رات کا پورا روزہ، دوسرے دن بھر کا روزہ یا اس کے ایک حصے کا روزہ، ایک روزہ یہ ہے جو سورج ڈوبنے سے شروع ہوتا ہے اور رات بھر رہتا ہے یا رات کے کسی حصے تک رکھا جاتا ہے، کچھ روزے ایسے ہیں جو برابر کئی دنوں تک چلے جاتے ہیں، کچھ صرف ایک دن کے لئے ہوتے ہیں۔ کسی کا تعلق ایک رات یا اس کے کسی حصے سے ہوتا ہے بعض روزے مسلسل ہوتے ہیں لیکن ان میں فصل آ جاتا ہے۔ اس مدت کے فصل کے بعد پھر شروع ہو جاتے ہیں، روزہ کی ایک قسم وہ ہے جو قوم کے تمام افراد پر فرض ہے یا بعض افراد پر خاص شرط کے ساتھ فرض کر دیا گیا ہے یا بعض افراد یہ روزہ مستحب طور پر رکھتے ہیں۔

روزہ کے اغراض و مقاصد

مختلف مذاہب میں روزہ کے اغراض و مقاصد بدلتے رہتے ہیں۔ ہم ان میں چند کا ذکر کرتے ہیں۔

اوّل:...... روزے زمانہ کے موسمی حالات کے پیش نظر رکھے جاتے ہیں، کسی خاص فصل یا موسم کے آنے کے وقت یہ روزہ رکھا جاتا ہے کسی مہینہ یا ہفتہ کو خاص کر لیا جاتا ہے یا آسمان کا ستارہ جب کسی خاص منزل کو پہنچ جاتا ہے، کبھی کسی اہم تاریخی واقعہ کی مناسبت سے روزہ رکھا جاتا ہے جو کسی اجتماعی حالات میں آیا ہو تو گویا یہ روزہ ذاتی طور پر اس واقعہ کی اہمیت یا وہ حالات جو اس واقعہ سے تعلق رکھتے ہوں مقصود

ٹھہرا لئے جاتے ہیں اور ثواب کا مرتبہ دوسرے درجہ پر ہوتا ہے جیسے رمضان شریف کا مہینہ یہ قرآن مجید کے نزول کی تاریخ ہے۔ مسلمان اس تاریخ کو نہایت مقدس سمجھتے ہیں۔ اس طرح عیسوی ماہ کی سترہ تاریخ یہودیوں کے نزدیک مقدس ہے اور وہ اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس دن یہودیوں کے دارالحکومت یروشلم میں انہیں شکست ہوئی تھی۔

دوم:...... بعض آسمانی غیر مادی تغیرات جیسے سورج گرہن یا چاند گرہن۔

سوم:...... کسی کی وفات کی یاد میں۔

چہارم:...... کسی شخص کا کسی خاص عمر تک پہنچ جانا یا زندگی کے کسی مرحلے سے گزرنا۔

پنجم:...... گناہوں سے کفارہ کے لئے خواہ یہ گناہ معلوم ہوں یا معلوم نہ ہوں۔

ششم:...... بعض مثبت اور نفع بخش مقاصد کے حصول کے لئے جیسے نفس کی پاکیزگی کا روزہ، چلہ کشی کا روزہ، نفس پر عکس الٰہی کا پرتو ڈالنے کے لئے یا الہامی کیفیت کو معلوم کرنے کے لئے آسمانی دنیا سے تعلق جوڑنے کے لئے یا خارق عادت چیزوں پر قدرت پانے کے لئے یا ان دیکھی طاقتوں کو زیر اثر لانے کے لئے یا بارش برسانے کے لئے یا ہوائیں چلانے کے لئے وغیرہ وغیرہ۔

ہفتم:...... اجتماعی یا انفرادی نقصان یا بیماری سے دور رہنے کے لئے جیسے طوفان کا آنا یا وبا کا پھیل جانا۔

ہشتم:...... کبھی روزہ دوسری عبادت کے لئے تمہید یا وسیلہ بنتا ہے تاکہ وہ عبادت مقبول ہو جائے یا یہ روزہ اس عبادت کا اہم جز سمجھا جاتا ہے جیسے قربانی کے وقت کا روزہ، نذر پوری کرنے کے لئے نذر کے وقت روزہ سے ہونا، زکوٰۃ ادا کرتے وقت روزہ رکھ لینا یا صدقہ کے دینے کے وقت روزہ سے رہنا یا اعتکاف اور نماز کی ادائیگی کے وقت سے روزہ سے ہونا۔

ان تمام اقسام میں سب سے اہم اور زیادہ مشہور قسم جو اکثر مذاہب میں رائج ہے وہ پہلی قسم ہے۔ یہ روزہ خاص موسم میں رکھا جاتا ہے ہر سال ہر مہینے یا ہفتے اس کی تکرار ہوتی ہے، اس روزہ کا تعلق مقررہ تاریخ سے ہے جو کسی اجتماعی واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ مذاہب کے معتقد جنہوں نے اس قسم کو اختیار کر کے اسے اپنے دین کا جز بنا دیا وہ صابی، مانوی، برہمن، یہودی اور مسلمان ہیں، ہم ان مذاہب میں سے چند کے متعلق بحث کریں گے اور بتائیں گے کہ ان کی شریعت میں روزہ کی نوعیت کیا ہے؟

سالانہ روزے

صابی اور مانوی مذہب:

ابن ندیم نے اپنی کتاب الفہرست میں صابی مذہب کے متعلق ذکر کیا ہے کہ صابی مذہب میں بابل کے قدیم مذہبی اثرات اب تک باقی ہیں۔ اس مذہب کی اصل ستاروں کی پوجا ہے، صابی مذہب میں تیس دن کے روزے فرض ہیں جو آٹھ مارچ سے شروع ہوتے ہیں، اس کے علاوہ وہ نو روزے اور سات روزے رکھتے ہیں، پہلے نو روزے ۹/ دسمبر سے اور سات روزے ۸/ فروری سے شروع ہوتے ہیں، ان دو تاریخوں کے روزے ان کے نزدیک بہت زیادہ مقدس اور محترم ہیں۔ وہ اپنی عیدوں کو فطر کی ساتویں عید، فطر کی ماہواری عید، بائیس دنوں کی فطر کی عید سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان تیس دنوں کا روزہ چاند کے احترام کے لئے ہوتا ہے۔ نو دنوں کا روزہ چاند کے احترام کے لئے ہوتا ہے۔ نو دنوں کا روزہ ملۂ بخت کی عظمت کے نام پر رکھتے ہیں۔ ان کے اس ملۂ کے دوسرے نام زوش، اترا، جو پیٹر اور مشتری ہیں۔ سات دنوں کا روزہ سورج کے احترام کے لئے ہوتا ہے جو اس مذہب میں خیر کا دیوتا ہے۔ وہ تیس دنوں اور نو دنوں کے روزوں میں سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک ہر قسم کے کھانے، پینے سے رک جاتے ہیں اور سات دنوں کے روزوں میں صرف گوشت اور شراب کا استعمال نہیں کرتے۔

ابن ندیم نے کلدانیوں اور مانویوں کے مذہب کے متعلق لکھا ہے کہ وہ قدیم بابلی، مسیحی اور فارسی مذہب سے ماخوذ ہے، اس مذہب میں ستاروں کی عظمت کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ ان کے پیشوا جس کی طرف یہ مذہب منسوب ہے اس کا نام مانی بن فتق ہے۔ اس مذہب میں روزے کے اوقات مختلف ہیں، جب سورج قوس کو اتر آتا ہے اور چاند پورا روشن ہو جاتا ہے تو اس وقت مانوی مسلسل دو دن کا روزہ رکھتے ہیں، جب چاند کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو اس وقت بھی دو مسلسل روزے رکھتے ہیں، پھر جب چاند نکلتا ہے اور سورج دلو کی منزل کو اتر جاتا ہے اور مہینے کے آٹھ دن گزر جاتے ہیں تو اس وقت مانوی پورے تیس دنوں کا روزہ رکھتے ہیں، ان کے خواص اور محترم اشخاص پیر کے دن بھی روزہ رکھتے ہیں اس کے ساتھ وہ ہر مہینے سات روزے رکھتے ہیں۔ اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہفتہ واری، ماہواری اور سالانہ روزے رکھتے، اور چاند کے مہینے میں پہلے دو دن کے روزے اور سات دن کے روزے رکھتے۔ سال میں چونتیس روزے رکھتے جن میں سے دو اس وقت کے ہوتے جب کہ سورج قوس پر اتر آتا اور دو اس وقت کے ہوتے جب کہ سورج جدی کی منزل پر اتر آتا اور مسلسل تین روزے اس وقت رکھتے جب کہ سورج دلو کی منزل پر اتر آتا۔

ابن ندیم کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ

مانوی مذہب کے متعلق فلوجل نے نقل کیا ہے کہ وہ اتوار کا روزہ اس بنیاد پر رکھتے تھے کہ وہ اپنے اعتقاد کے مطابق یہ یقین رکھتے تھے کہ قیامت اتوار کے دن قائم ہوگی' اس لئے ان کا اعتقاد تھا کہ اگر قیامت آ جائے تو وہ سب روزے سے ہوں لیکن لیون گرانڈ اور وسر مارک نے کہا کہ وہ اتوار اور پیر کا روزہ چاند اور سورج کی عظمت کے لئے رکھا کرتے تھے۔ بعد کی دلیل پہلی دلیل سے زیادہ صحیح ہے' جس طرح دوسرے روز ستاروں کی گردش سے تعلق رکھتے ہیں' اسی طرح ان روزوں کا تعلق بھی ستاروں سے زیادہ قرین قیاس ہے' پھر اتوار کے روزے کو سورج سے نسبت دی گئی ہے۔ انہوں نے اس کا نام ایلی یوس رکھا ہے' پیر کا روزہ چاند سے نسبت رکھتا ہے' جس کا نام سین ہے' ان کے یہاں منگل کا بھی روزہ تھا جسے وہ مریخ کے لئے رکھا کرتے تھے اور اس کا نام اس تھا۔ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک سورج دیوتا اور چاند دیوی بہت زیادہ محترم تھے اس لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم ان دو روزوں کو انہی کی طرف منسوب کر دیں۔

صابی اور مانوی مذہب کے ماننے والے پرانے بابلی مذہب سے متاثر ہوئے جس کی بنیاد ستارہ پرستی تھی۔ نماز اور اس کے اوقات میں بھی بابلی مذہب سے تاثر قبول کیا۔ ابن ندیم نے الفہرست میں جو ان مذاہب مرجع کا ذکر کیا ہے کہ ان نمازوں کے اوقات کا تعلق سورج کی منزلوں سے بہت زیادہ گہرا ہے۔ صابی مذہب کے متعلق ابن ندیم نے لکھا ہے۔ صابی عقیدہ کے لوگوں پر دن میں تین وقت کی نماز فرض تھی۔ پہلی نماز سورج نکلنے سے آدھ گھنٹے پہلے یا اس سے کم مدت میں شروع ہوتی تھی اور سورج طلوع ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا وقت ختم ہو جایا کرتا تھا۔ اس میں نماز کی آٹھ رکعتیں اور ہر رکعت میں تین سجدے ہوا کرتے تھے۔ دوسری نماز سورج کے زوال کے ساتھ ختم ہو جایا کرتی تھی۔ اس نماز میں پانچ رکعتیں اور ہر رکعت میں تین سجدے ہوا کرتے تھے۔ تیسری نماز دوسری نماز کی طرح تھی اور سورج غروب ہونے کے وقت پڑھی جاتی تھی' ان اوقات کا تعلق دن کے تین پہروں سے تھا۔ طلوع' نصف النہار اور غروب کا وقت۔

نفل نمازیں وتر نماز کی طرح تین تھیں اور دن میں تین بار پڑھی جاتی تھیں۔ پہلی نماز دن کے دو بجے چاشت کی نماز کے مقابلہ میں ہے' دوسری نماز زوال کے بعد' یہ عصر کی نماز کے مقابلہ میں ہے۔ تیسری نماز رات کے تین بجے' یہ عشاء کی نماز کے مقابلہ میں ہے' ان کی کوئی نماز طہارت کے بغیر نہیں ہوا کرتی تھی۔ مانوی مذہب کے تعلق سے ابن ندیم نے لکھا ہے کہ ان کے عقیدہ میں چار یا سات نمازیں فرض تھیں۔ پہلی نماز زوال کے وقت' دوسری نماز زوال اور سورج غروب ہونے کے درمیان' پھر سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز اس کے تین گھنٹے کے بعد عشاء کی نماز۔

ابن ندیم نے وضاحت کی ہے کہ یہ تمام نمازیں ستاروں کی تقدیس اور سورج کی عظمت کے لئے پڑھی جاتی تھیں۔ نمازی پانی سے یا کسی دوسری چیز سے مسح کر کے سورج کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا اور پھر سجدہ کرتا تھا۔ سجدہ میں وہ یہ کلمات دہراتا تھا: ''ہمیں ہدایت دینے والے فارقلیط مبارک اور اس کی فوج نیرون کی تسبیح کرتا ہوں۔'' وہ سجدہ کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جاتا اور دوسرے سجدہ میں یہ کلمات کہتا:

''اے روشنی کے اصل اور سراپا نور
تیری تسبیح کرتا ہوں۔''

روزہ ہندو مذہب میں:

برہمن اور بدھ مذہب کے روزے سورج اور چاند کی منزلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ برہموں میں جوگی خزاں اور بہار کے شروع موسم میں روزہ رکھتے ہیں۔ چھتری سردی اور گرمی کے شروع موسم کے علاوہ ہر چاند ماہ کے شروع دونوں میں اور چودھویں تاریخ کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان کی مقدس کتاب ''وید'' میں ہے کہ وہ سورج گرہن کے وقت کھانے پینے' جنسی تعلق اور نماز سے رک جاتے ہیں۔ یہ عمل ان کے نچلے طبقہ میں پایا جاتا ہے لیکن برہمن جوگی اور چھتری صرف اتنے واجب پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کے علاوہ گھر میں کھانے کی جتنی قسمیں ہو سکتی ہیں ان سب سے رک جاتے ہیں۔ سورج گرہن کے وقت جن برتنوں میں صدقہ کرتے ہیں انہیں توڑ ڈالتے ہیں۔

ان کی شریعت برہمن کے تیرہ پجاریوں پر روزہ کی حالت میں اس امر کو فرض کر دیتی ہے کہ سورج کے ڈوبنے کے وقت سے شفق کے غائب ہونے تک کھانے' پینے' نیند اور سفر کرنے سے باز رہیں اور ہندو مذہب میں جس قدر فرقے ہیں ان سب کی اصل سورج کی تقدیس پر ہے۔ اس مذہب کے روزہ دار سورج غروب ہونے سے اس کے نکلنے تک کھانے' پینے سے پرہیز کرتے ہیں اور پھر اس وقت روزہ توڑتے ہیں جب پورا سورج آسمان پر روشن ہو جاتا ہے۔ اگر آسمان پر بادل ہوں اور سورج ان کے پیچھے جائے تو وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ پورے آب و تاب کے ساتھ چمکنے لگے' اس سلسلہ میں عجیب بات یہ ہے کہ یہی طریقہ شمالی امریکہ کے سانیموگ قبائل میں بھی رائج ہے۔

بدھ مذہب میں چاند کے مہینے کے حساب سے چار دن کے روزے رکھے جاتے ہیں۔ چاند کی پہلی تاریخ' نویں تاریخ' پندرہویں تاریخ اور بائیسویں تاریخ۔ یہ روزے سورج طلوع ہونے سے غروب

ہونے تک رکھے جاتے ہیں' وہ ان چار دنوں میں پورا آرام کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک افطاری کی تیاری حرام ہے' وہ کھانے کا انتظام سورج نکلنے سے پہلے کرتے ہیں۔

روزہ یہودی مذہب میں:

یہودی مذہب میں روزہ کی قسمیں بے شمار ہیں' یہودیوں کا سب سے اہم روزہ عیسوی ماہ کی دسویں تاریخ کا روزہ ہے جسے وہ کفارے کے دن کا روزہ کہتے ہیں۔ یہ روزہ یہودیوں پر اپنے گناہوں سے معافی کے تعلق سے فرض کیا گیا ہے۔ یہودی پرانے زمانہ میں ہفتہ کے دن اور ہر چاند ماہ کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھا کرتے تھے' وہ ان دنوں میں کوئی کام نہیں کیا کرتے تھے' اس کے بعد روزہ کا حکم ختم ہو گیا۔ ان سے کہا گیا کہ وہ ان دنوں میں صرف کام نہ کریں۔ ان دنوں میں روزہ سے معافی اس واقعہ کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ پہلے زمانہ میں ان دنوں کا روزہ رکھا کرتے تھے کیونکہ منسوخی کا حکم اس وقت صادر کیا جاتا ہے جب کہ اس حکم پر پہلے سے عمل کیا جاتا رہا ہو۔ ان دو دنوں کے روزوں کا چاند کی حرکتوں سے گہرا تعلق ہے۔ میں نے پہلے روزہ کے متعلق کافی وضاحت کی ہے لیکن ہفتہ کا روزہ اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ہفتہ کا آخری روز "سنیچر" ان کے عہد قدیم میں چاند کی اپنی منزلوں میں داخل ہونے سے تعلق رکھتا تھا' چنانچہ ان کے آسمانی اوقات کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حصہ چاند کی چار منزلوں میں سے ایک سے تعلق رکھتا ہے۔ یہودیوں کا یہ روزہ ایک حیثیت سے بدھ مذہب کے چار روزوں سے مطابقت رکھتا ہے جسے وہ مہینہ میں چار مرتبہ رکھتے ہیں۔ یہودیوں میں کچھ یہودی ساتویں مہینہ کے پہلے دن روزہ رکھتے تھے اور عوام ان کے لئے کھانا تیار کر کے بھیجا کرتے تھے۔ یہودی ساتویں مہینہ کی چوبیس تاریخ کو بھی روزہ رکھا کرتے تھے اور اس دن کے روزہ کو ایک تقریب کی شکل میں مناتے تھے۔ بنی اسرائیل اس دن اپنے تمام بدن پر راکھ مل لیا کرتے تھے۔

جب یہودیوں کو بابل جلاوطن کر دیا گیا تو اپنے تاریخ واقعات کے سلسلہ میں کئی روزے رکھا کرتے تھے اور ہر روزہ کو اس کی تاریخ سے نسبت دیا کرتے تھے۔ ان کے روزوں میں سے چوتھا روزہ ہے جو جولائی کی سترہ تاریخ کو پڑتا ہے' اس تاریخ کو یروشلم "بیت المقدس" برباد کر دیا گیا اور "ہیکل" ڈھا دیا گیا۔ چھٹا روزہ "استیر" کا ہے جو مارچ کی تیرہ تاریخ کو پڑتا ہے' یہ روزہ "ہامان" اور "استیر" کے واقعہ کی مناسبت سے رکھا جاتا ہے۔ "ہامان" کسی فارس کے بادشاہ کا وزیر تھا اس نے یہودیوں کو ہلاک کرنے کی ٹھانی لیکن بادشاہ کی ملکہ "استیر" کو اس سازش کا علم ہو گیا۔ "ہامان" کی تدبیر ناکام رہی۔ یہ "ہامان" فرعون کے وزیر کے علاوہ دوسرا "ہامان" ہے۔ ساتواں روزہ ستمبر کی تیسری تاریخ کا ہے اس تاریخ کو یہودیوں کے آخری سربراہ "جدلین" قید کے بعد قتل کر دیئے گئے تھے۔ دسواں روزہ وہ ہے جو "یروشلم" پر حصار ڈالنے کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہودی یہ روزہ جنوری کی دس تاریخ کو رکھتے ہیں' اس کے علاوہ یہودی کئی مستحب روزے رکھتے ہیں جن کا تعلق ان کے بزرگوں کی وفات کے دن سے ہے' جیسے موسیٰ علیہ السلام' ہارون علیہ السلام یا وہ شہداء جو دین کی خدمت میں شہید ہوئے' اس طرح روزوں کی تعداد پچیس تک پہنچ جاتی ہے۔

روزہ اسلام میں:

اسلام نے لوٹ کر آنے والے روزوں کی کئی قسمیں کی ہیں' کچھ روزے سال میں ایک مرتبہ رکھے جاتے ہیں' کچھ روزے مہینہ میں ایک مرتبہ رکھے جاتے ہیں اور کچھ روزے ہفتہ ہفتہ رکھے جاتے ہیں' ان اقسام میں جو روزہ رمضان میں رکھا جاتا ہے' وہ روزہ فرض ہے' ہر ہفتہ' پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا جاتا ہے' یہ روزہ مستحب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پیر اور جمعرات کے دن روزہ سے ہوتے تھے' ماہ رجب کے ابتدائی تین دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے' تین دنوں کا روزہ مقید نہیں ہے بلکہ اس مہینے میں زیادہ روزے رکھنا بھی مستحب ہے' ماہ شعبان کی پندرہ تاریخ کو اور اس ماہ کے دوسرے روز رکھنا مستحب ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کی طرح کسی دوسرے مہینہ میں زیادہ روزے رکھے ہوں۔

ماہ شوال کے چھ روزے جو شوال کی دوسری تاریخ سے شروع ہوتے ہیں' مستحب ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اس کے ساتھ ماہ شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھ لئے' ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو جو یوم عرفہ ہے روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن یہ روزہ ان لوگوں کے لئے ہے جو حج میں نہ ہوں۔ حاجی کے لئے جو عرفات میں ہے اس کے لئے اس دن کا روزہ رکھنا منع ہے۔ محرم کے مہینہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رمضان کے روزے کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ مہینہ جسے تم محرم کے نام سے پکارتے ہو۔ ہر چاند ماہ کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ مستحب ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم ہر مہینہ کے ایام بیض کے تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے

رکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دنوں کے روزے سال بھر کے روزوں کا ثواب رکھتے ہیں۔ ان دنوں کو ایام بیض اس لئے کہتے ہیں کہ ان دنوں میں چاند پورا روشن ہوجاتا ہے۔ اس طرح ماہ محرم کی نویں' دسویں اور گیارہویں تاریخ کا روزہ مستحب ہے۔

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی ایک جماعت کو مدینہ منورہ میں دیکھا کہ وہ یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا: ہم یہ روزہ اس دن کی یاد میں رکھتے ہیں جس دن اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے فریب سے نجات دی تھی اور ان کے لئے مصر سے ہجرت کو آسان کردیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق کے زیادہ سزاوار ہیں اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالی اس روزہ سے روزہ دار کے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ کردیں گے۔ آپؐ نے اس دن کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کے لئے فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہودیوں کی مخالفت فرماتے تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا: دسویں تاریخ کے ساتھ نویں تاریخ کا روزہ بھی شامل کرلیا جائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! یہ وہ روزہ ہے جس کی یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انشاء اللہ آئندہ ہم نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔ راوی کہتا ہے کہ آئندہ سال نہیں آیا کیونکہ دوسرے سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے عاشورہ سے ایک دن قبل اور ایک دن بعد مباح فرمایا تھا تاکہ یہود کی پوری مخالفت ہوجائے۔ علامہ ابن قیم نے عاشورہ کے متعلق جتنی احادیث وارد ہیں ان کے متعلق یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اول بہتر یہ ہے کہ عاشورہ سے قبل اور بعد کا روزہ رکھ لیا جائے' دوسری صورت میں نویں اور دسویں تاریخ کا روزہ رکھا جائے' تیسری صورت یہ ہے کہ محرم کے پورے دس روزے رکھے جائیں۔

یہود کے روزوں کے اوقات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے عاشورہ کا روزہ ہمیشہ دسویں محرم کو نہیں پڑتا تھا۔ صرف اس سال اس روزہ کا وقوع دسویں محرم کو ہوگیا تھا جس کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے کیونکہ یہودی جنتری کا تعلق عیسوی جنتری سے ہے جو اسلامی جنتری سے مختلف ہے' عاشورہ کے روزہ کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت ہے کہ عاشورہ کا روزہ جاہل عرب سے تعلق رکھتا ہے اور یہود کے روزہ سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں: عاشورہ کے دن قریش جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہاں بھی یہ روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو بھی اس روزہ کا حکم فرمایا۔ جب رمضان شریف کا روزہ فرض ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے اس تاریخ کا روزہ رکھے یا اسے ترک کردے۔

مسلمانوں کے کچھ فرقوں نے روزہ کی کچھ قسموں کو اجتماعی حالات کے ساتھ وابستہ کردیا ہے۔ وہ ان دنوں انہی حالات کی مناسبت سے واقعات کی یاد میں روزہ رکھتے ہیں۔ ایک فرقہ کے کچھ لوگ ماہ محرم کی شروع تاریخ کے دس روزے رکھتے ہیں' رات کا قیام کرتے ہیں۔ درود اوراد پڑھتے ہیں' بدن کو تکلیف دیتے ہیں' وہ یہ سب کچھ اہل بیت کی یاد میں کرتے ہیں جنہوں نے کربلا میں شہادت پائی۔ مسلمان فقہاء کے نزدیک نبی' شہید اور کسی نیک شخص کی یاد میں کسی قسم کا روزہ نہ واجب ہے اور نہ ہی مستحب۔

اسلامی روزوں سے ہٹ کر وہ روزے جو تکرار کے ساتھ آتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں' پہلی قسم کا تعلق اجتماعی حالات سے ہے' دوسری قسم کا تعلق موسمی حالات سے ہے لیکن وہ قسم جس کا تعلق اجتماعی حالات سے ہے وہ روزوں کی اہم قسم ہے' ان کی اہمیت زیادہ ہے اور یہ روزے تعداد میں زیادہ ہیں' اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان روزوں کا تعلق زندگی کے اہم واقعات سے ہے۔ ان روزوں سے ذہن میں گزشتہ واقعات کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ یہ روزے اکثر آسمانی مذہبوں میں پائے جاتے ہیں' اگرچہ ان روزوں کی شرعی حکمت واقعات کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے' تاہم ان روزوں کو متعلقہ واقعات سے منسوب کیا جاتا ہے۔ دوسری قسم کے روزے جن کا تعلق موسمی حالات سے ہے' اصحاب علم نے ان روزوں کے اسباب میں مختلف آراء کا تذکرہ کیا ہے۔ کسی نے اسے ستارہ پرستی کے مظاہر سے وابستہ کیا ہے اور کسی نے چاند وسورج کو عظمت کا نشان تسلیم کرکے روزوں کا ان سے عقیدت کا رشتہ جوڑ دیا ہے۔ انسانی فکروخیال میں روزوں کی یہ شکل اور ترویج کا ابتدائی نقطہ یوں رونما ہوا کہ انسان نے جب کائنات پر نظر ڈالی تو اسے بہت سی چیزیں اپنے سے زیادہ قوی نظر آئیں جن کے سامنے اسے اپنی کمزوری کا احساس کرنا پڑا' پھر اسی احساس کے پیش نظر انسان نے روزے کے مختلف ڈھنگ اختیار کیے جن میں تزکیہ نفس کم اور جسمانی ریاضت کا تصور زیادہ تھا۔

☆☆............☆☆

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

بلال احمد

خدائے ذوالجلال کا ازل ہی سے یہ طریقہ جاری رہا ہے کہ جب بھی حق و باطل کے التباس کی گھٹا ٹوپ آندھیوں نے انسانیت کو اپنی گمراہ کن تاریکیوں سے متاثر و مرعوب کرنے کی ناپاک و ناکام جسارت کی تو اس قہار و جبار خالق کائنات نے اپنی کائنات کے حسن حقیقی کو برقرار رکھنے کے لئے برگزیدہ، پسندیدہ اور مقرب ترین ہستیوں کو بھیجا جنہوں نے حق و صداقت کے دیئے جلا کر کفر و شرک کی تاریکیوں کو اُجالوں میں بدل ڈالا۔

گزشتہ صدی میں جب سرزمین پاکستان پر قادیانیوں کا خاصا عمل دخل تھا تو ایسے حالات میں سرزمین ہزارہ سے ایک مرد قلندر اٹھتا ہے اور اپنی حرارت ایمانی سے خرمن قادیان کو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے جسے دنیا مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

معزز قارئین! حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کسی فرد واحد کا نام نہیں بلکہ وہ تو ایک منظم تحریک، ایک انجمن، ایک ادارے اور علم و ہنر کے گہوارے کا نام ہے، ان کی زندگی جہد مسلسل اور سعی سے عبارت ہے، ان کی لغت میں تن آسانی، سہل نگاری، سستی اور چین و سکون کے الفاظ تو ملتے ہی نہیں، اللہ رب العزت نے انہیں محیر العقول بصیرت اور حیرت انگیز مومنانہ فراست عطا فرمائی تھی، ان کی نگاہوں میں دور بینی اور ان کی سوچ میں دور اندیشی تھی، ان کی ذات بے شمار محاسن کا مرقع اور لاتعداد اوصاف و کمالات کا مجموعہ تھی۔

یوں تو وہ ہر میدان میں اترے، ہر محاذ پر انہوں نے جرأت و شجاعت کے جوہر دکھلائے، اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کا سر کچلا، مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے ہر فرقے اور ہر فتنے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، دین کے ہر شعبے میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں مگر وہ ساری عمر ختم نبوت کا علم اٹھائے ہاتھ میں سیف صدیقی لئے قادیانیوں پر خدائے قہار کا غضب بن کر ٹوٹتے رہے، ان کی زندگی کا اولین مقصد عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی تھا، قادیانیوں کے نجس و ناپاک وجود سے رب کی دھرتی کو پاک کرنا ان کا نصب العین تھا، وہ ساری عمر قصر نبوت کے در پر دربانی اور پہرہ داری کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

حضرت ہزارویؒ سیدنا خاتم النبیین ﷺ کے ایسے فدائی اور شیدائی تھے جو عمر بھر کفن بردوش اور سربکف ہو کر دشمنان رسول ﷺ سے لڑتے رہے، وہ نصف صدی سے زائد عرصہ برصغیر کی رزم گاہوں میں قادیانی گماشتوں سے برسرپیکار رہے، خواجہ بطحا ﷺ کی حرمت و ناموس پر کٹ مرنا ان کی زندگی کی سب سے بڑی آرزو اور ان کی دیرینہ تمنا تھی، وہ کہا کرتے تھے:

نماز اچھی حج اچھا روزہ اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں شاہ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

معزز قارئین! حضرت ہزارویؒ کے عشق رسول ﷺ اور عقیدۂ ختم نبوت کی پاسداری و پاسبانی اور اس مشن کے ساتھ والہانہ وابستگی کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ حضرت ہزارویؒ قادیانی مبلغ اللہ دتہ جالندھری کو بھگانے اور مسلمانوں کے ایمانوں کو بچانے کے لئے جا رہے ہیں کہ اتنے میں خبر آتی ہے کہ آپ کا اکلوتا بیٹا داعی اجل کو لبیک کہہ گیا ہے، حضرت ہزارویؒ کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں اور آپ وہ عظیم جملہ ارشاد فرماتے ہیں جو آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے، فرماتے ہیں کہ:

"تاج و تخت ختم نبوت کا تحفظ اور پیغمبر ﷺ کے امتیوں کے ایمان کی پاسبانی فرض عین ہے جبکہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، میں فرض کفایہ کے لئے

فرض عین کو نہیں چھوڑ سکتا' میرے اعزہ واقرباء سے کہنا کہ میرے بیٹے کی تجہیز وتکفین کا بندوبست کرکے اسے رخصت کردیں۔''

مولانا عبدالرشید ارشد اپنی کتاب ''بیس مردان حق'' میں لکھتے ہیں کہ حضرت ہزارویؒ ایسے وقت میں آکر بفہ میں اقامت پذیر ہوئے جب مانسہرہ کے بڑے بڑے خوانین اور جاگیردار مرزائیت کے دامِ تزویر میں پھنس چکے تھے' چنانچہ حضرت ہزارویؒ نے بڑے تدبر کے ساتھ حالات کا جائزہ لیا اور پورے ہزارہ کے طوفانی دورے کئے' حضرت ہزارویؒ کو کسی بھی علاقہ میں قادیانی سرگرمیوں اور خرمستیوں کی اطلاع ملتی تو وہ قادیانیوں پر سیدنا صدیق اکبرؓ کا انتقام بن کر ٹوٹ پڑتے اور ان کو چھٹی کا دودھ یاد دلا دیتے۔

حضرت ہزارویؒ کو پتہ چلا کہ قادیانی مبلغ اللہ دتہ پھگلہ میں مسلمانوں کے ایمان خراب کر رہا ہے تو آپ اپنے جواں سال بیٹے کا جنازہ چھوڑ کر جب پھگلہ پہنچے تو وہاں جلسہ جاری تھا' اللہ دتہ پولیس کی بھاری نفری کی موجودگی میں تقریر کررہا تھا' حضرت ہزارویؒ اسٹیج پر چڑھ گئے اور صاعقۂ الٰہی بن کر اس پر ٹوٹ پڑے اور کڑک کر فرمایا: او اللہ دتہ! لوگوں کا ایمان خراب نہ کر' تم اس بدبخت کی نبوت کی بات کرتے ہو' وہ تو بڑی چیز ہے' تم میرے سامنے مرزا قادیانی کو ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں کرسکتے' اگر ہمت ہے تو مناظرہ کرکے دیکھ لو۔ اللہ دتہ کی قوت گویائی جواب دے گئی' حضرت ہزارویؒ نے اسے دھکا دے کر اسٹیج سے نیچے گرا دیا' اس نے اپنے حواریوں سمیت بھاگ جانے میں ہی عافیت سمجھی اور قادیان پہنچ کر دم لیا۔ مولانا نے اسی اسٹیج پر کھڑے ہوکر ختم نبوت کے موضوع پر ایک زبردست تقریر کی۔ ''ختم نبوت زندہ باد'' کے نعرے لگوائے' حضرت ہزارویؒ کی اس یلغار اور فتح کو دیکھ کر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ:

اٹھیں تو گردشِ دوراں قدم بوسی کو حاضر ہوں
بڑھیں تو لشکرِ کفار پر تیغ رواں ہیں ہم
چلیں تو مہر و ماہ کی رونقیں قربان ہو جائیں
گریں تو خرمنِ اشرار پر برق رواں ہیں ہم

☆☆..........☆☆

جامعہ المرکز اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام **پشاور فقہی کانفرنس**

بعنوان: جدید سائنسی انکشافات اور متعلقہ فقہی مسائل

تاریخ: ۱۱'۱۲/دسمبر ۲۰۰۴ء بروز: ہفتہ' اتوار

اہم عنوانات برائے مقالات اہل علم:

۱:......جدید سائنسی انکشافات اور اسلام۔
۲:......جدید سائنسی تحقیقات وایجادات اور اسلام کا نظریہ تحقیق ودلیل۔
۳:......جدید سائنسی تحقیقات پر مرتب شرعی احکام کے لئے فقہی اصول وضوابط۔
۴:......انسانی دماغ کے بارے جدید سائنسی تحقیقات اور اس پر مرتب فقہی مسائل۔
۵:......فلکیات جدیدہ قرآن وحدیث کی روشنی میں۔
۶:......قرآن کریم کا نظریہ تسخیر کائنات۔
۷:......محرمات شرعیہ اور جدید سائنس۔
۸:......خلقت جنین کے بارے جدید سائنسی تحقیق اور قرآن کریم۔
۹:......انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت۔
۱۰:......رویت ہلال میں جدید سائنسی تحقیق کی شرعی حیثیت۔
۱۱:......جدید طبی مسائل سے متعلق اہم سوالات کی نشاندہی جن پر فقہی تحقیق اور رائے کی ضرورت ہے۔

ان موضوعات پر تحقیقی مقالات ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۴ء تک وصول کئے جائیں گے۔ کانفرنس میں جید اہل علم وتحقیق مقالات پیش کریں گے۔ صرف فارغ التحصیل/گریجویٹ/برابر قابلیت کے سامعین کو استفادہ کا موقع دیا جائے گا۔ کانفرنس کی کامیابی سے متعلق تجاویز وپیشکش کا خیر مقدم کریں گے۔

شکریہ' وندعو اللہ تعالیٰ ان یوفق الجمیع لما فیہ خیر الاسلام والمسلمین ...... خادم العلم: سید نصیب علی شاہ الہاشمی (بانی پشاور فقہی کانفرنس رئیس الجامعہ)

پوسٹ بکس نمبر 133 یوروڈ بنوں فون: 0928-310353 فیکس: 310355 ای میل: almarkazulislami@maktoob.com

فتنہ قادیانیت اور ہماری ذمہ داریاں

عبدالصمد

جس طرح سانپ کا زہریلا ہونا ایک مسلمہ امر ہے' جس طرح بھیڑیے کا خونخوار ہونا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے' جس طرح لومڑی کا مکار ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں' جس طرح خنزیر کا غلیظ ہونا ایک اٹل اصول ہے' اسی طرح انسانیت کے لئے قادیانیت کا وجود زہر' غلاظت اور ناسور سے کم نہیں۔ مخبر صادق جناب محمد عربی ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں اپنی امت کو فتنہ انکار ختم نبوت سے آگاہ کر دیا تھا۔ یقیناً مرزا قادیانی انہی تیس دجالوں اور کذابوں میں سے ایک ہے جن کا ذکر حدیث رسول ﷺ میں آیا ہے۔

اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے اعلان ختم نبوت کے بعد کسی مدعی نبوت کے جھوٹا ہونے کے لئے کسی گواہی کی ضرورت نہیں لیکن قادیانی بازیگر اور قادیانی چکمہ باز اس اعلان کو توڑ مروڑ کر اسے جھوٹ کا بظاہر خوشنما لباس پہنا کر مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں تا کہ قادیانیت کے زہر کو مسلمانوں کے قلوب میں اتارا جا سکے۔

لیکن میں آج آپ کو قادیانی تحریرات سے قادیانی مذہب کا سیاہ رخ دکھانا چاہتا ہوں تا کہ مسلمان ایمان کے قادیانی بردہ فروشوں سے اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں۔

مسلمانو! ذرا جگر تھام کر سنو کہ قادیانی ملعون ''معیار الاخیار'' کے صفحہ نمبر ۸ پر لکھتا ہے کہ جو شخص میری پیروی نہیں کرے گا اور میری بیعت میں داخل نہیں ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی ''آئینہ کمالات اسلام'' کے صفحہ نمبر ۵۴۷ پر بکواس بکتے ہوئے کہتا ہے کہ میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے مگر بدکار عورتوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔

اسی طرح ''نجم الہدیٰ'' کے صفحہ ۱۵ پر لکھتا ہے کہ میرے مخالف جنگلوں کے سؤر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔

مرزا قادیانی ''انوار الاسلام'' کے صفحہ ۳۰ پر لکھتا ہے کہ جو شخص میری فتح کا قائل نہ ہوگا تو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے' وہ حلال زادہ نہیں۔

ان تحریرات کی روشنی میں' میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کائنات کا بدترین کافر' قادیان کے اُبلتے ہوئے گٹر کا غلیظ کیڑا' دنیا کا سب سے بڑا غنڈا' بدمعاش' سب سے بڑا مرتد اور زندیق ہے۔

اے مسلمان! تو' تو تاج وتخت ختم نبوت کی حفاظت کے سلسلے میں بہت حساس تھا' ہر جھوٹے مدعی نبوت پر شعلہ بن کر گرتا تھا اور اسے جلا کر خاکستر کر دیا کرتا تھا چاہے وہ اپنے وقت کا کتنا بڑا غنڈا ہی کیوں نہ ہو' تو ہر دور میں اپنے نبی کی عزت وعظمت کی خاطر پہاڑ ثابت ہوا' جب اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کیا تو' تو نے اس مردود کو واصل جہنم کر دیا' جب مسیلمہ کذاب نے جناب خاتم النبیین ﷺ کی دستار ختم نبوت پر ہاتھ ڈالا تو' تو نے اس کو خاک وخون میں تڑپا دیا' جب مغیرہ بن سعید عجلی نے منصب رسالت مآب پر ڈاکہ زنی کی تو' تو نے اسے گرفتار کر کے آگ میں زندہ جلا دیا' جب ابو منصور عجلی نے منصب رسالت مآب پر بیٹھنے کی ناپاک جسارت کی تو' تو نے اسے پکڑ کر تختہ دار پر لٹکا دیا لیکن آج ان سب کے قائد' زندیق اصلی' مرتد' چیلۂ شیطان مرزا غلام احمد قادیانی نے تیرے پیارے نبی ﷺ کی دستار ختم نبوت پر ہاتھ ڈالا' آج تیری باحیا بیٹیاں' عزت مآب بہنیں' قابل صد احترام مائیں' صالح بیویاں' تہجد گزار دادیاں اور نانیاں قادیانیوں کی آوارہ زبانوں سے محفوظ نہیں۔ امام کعبہ' امام مسجد نبویؐ' مفسرین' محدثین' اولیائے امت' بزرگان دین' حفاظ کرام' شہداء کرام' مجاہدین اسلام کو کافر' حرام زادے' کنجریوں کی اولاد اور جنگلوں کے

سؤر لکھا' اور کہا جا رہا ہے کہ دنیا کی کسی قوم نے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف اتنی غلط زبان استعمال نہیں کی۔

اے مسلمان! کیا ان گالیوں کی آواز تیرے کانوں تک نہیں پہنچ رہی؟ کیا تو پیغمبر اسلام ﷺ اور اپنی ماؤں' بہنوں کی عزت کے بارے میں بے غیرت ہو چکا ہے؟ ذرا بتا تو سہی کہ قادیانیوں کی ان آوارہ زبانوں کو کون لگام دے گا؟ ان منہ پھٹوں کو کون روکے گا؟ ذرا بتا تو سہی کہ ان کے ارتدادی ہاتھوں سے اسلام کی عزت روندنے والا غارت گر قلم کون چھینے گا؟ گلشن اسلام کی طرف بڑھتے ہوئے ان کے ہلاکت خیز قدموں کو کون روکے گا؟ انہیں کون زنجیریں ڈالے گا؟ کیا تو نے کبھی سوچا کہ تحفظ ختم نبوت کے لئے تو کتنا وقت خرچ کر رہا ہے؟ کتنا مال خرچ کر رہا ہے؟ تیری صحت اور جوانی نے اس کام کے لئے کیا کردار ادا کیا؟ کیا تو نے کبھی سوچا کہ تیری وجاہت اور اثر و رسوخ نے اس فتنے کی سرکوبی کے لئے کیا کردار ادا کیا؟ قادیانیوں کی گوشمالی کے لئے تیری زبان اور تیرے قلم نے کیا خدمات سرانجام دیں؟ ایک ہاتھ دل پر رکھ اور دوسرا ہاتھ دماغ پر رکھ کر ان سوالات کے جوابات اپنے دل و دماغ سے مانگ؟ اگر جوابات ہاں میں ہوں تو خدا کا شکر ادا کر اور اگر جوابات نفی میں ہوں' تو پھر سن لے:

جو ختم نبوت کا طرفدار نہیں ہے
لا ریب وہ جنت کا سزاوار نہیں ہے
خاموش رہے جو سن کر اسلام کی توہین
بے شرم ہے بزدل ہے وہ خوددار نہیں ہے

☆☆............☆☆

قادیانیوں کے متعلق رواداری کا شور مچانے والوں کو اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہئے: مولانا نذیر احمد تونسوی

کراچی (نمائندہ خصوصی) جامع مسجد ابوبکر صدیق بھائی کالونی میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اتحاد امت کی علامت ہے۔ ہر دور میں امت مسلمہ نے بے شمار قربانیاں پیش کر کے اس کے تحفظ کا فریضہ ادا کیا ہے اور تا قیامت کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا انکار پورے دین اسلام کے انکار کے مترادف ہے۔ منکر ختم نبوت کی کوئی نیکی بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرف قبولیت نہیں پا سکتی۔ قادیان کی خانہ ساز نبوت انگریز سامراج کے سیاسی عزائم کا نتیجہ تھی۔ اسلام دشمن طاقت نے ایک ایسے بدبخت سے نبوت و رسالت کا دعویٰ کرایا جسے شریف انسان ثابت کرنے سے پوری قادیانی امت عاجز آ چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی رشتہ نہیں بلکہ وہ اسلام دشمنی میں یہود و نصاریٰ سے بھی چند قدم آگے ہے۔ اس بنا پر ہمارے اکابر نے پوری امت مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے اس فتنے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور اس سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت کے پروانوں نے جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اس فتنے کو قانونی طور پر اپنے منطقی انجام تک پہنچایا اور اس فتنہ کی بزدل قیادت کو اپنے غیر ملکی آقاؤں کی گود میں پناہ لینا پڑی اور قادیانیت کا دجل و فریب اور اس کا مکروہ چہرہ پوری دنیا کے سامنے بے نقاب ہوا۔ انہوں نے کہا کہ آج ایک مرتبہ پھر ایک گہری سازش کے تحت قادیانیت کی مردہ لاش میں روح ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن ہم قادیانی نواز قوتوں پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جب تک ختم نبوت کا ایک پروانہ بھی زندہ ہے یہ سازش کبھی کامیاب نہیں ہوگی اور نہ ہی توہین رسالت کے قانون اور امتناع قادیانیت آرڈیننس میں کسی قسم کی ترمیم کو برداشت کیا جائے گا' اس قسم کی حرکت شہدائے ختم نبوت کے مقدس خون سے غداری کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے دشمن اور آپؐ کے لائے ہوئے دین کے باغی ہیں' ان کا ہر سطح پر بائیکاٹ کرنا ایمانی غیرت کا تقاضا اور عشق رسولؐ کی علامت ہے اور اس سلسلہ میں رواداری کا درس دینے والے اپنے ایمان کا جائزہ لیں۔

جامعہ اشرفیہ لورالائی میں تعزیتی جلسہ

لورالائی (نامہ نگار) جامعہ اشرفیہ لورالائی میں مولانا عبدالعزیز جتوئی کی وفات پر ایک تعزیتی جلسہ ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر مولانا ممتاز' حاجی محمد اشرف' مولانا فضل دین آغا' مولانا گل حبیب' مولانا عبدالعزیز' مولانا جمال الدین' مولانا محب اللہ' مولانا محمد حسن نے مولانا عبدالعزیز جتوئی مرحوم کو اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے ان کی خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا اور ان خدمات کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا عبدالعزیز جتوئی مرحوم نے اپنی تمام زندگی خدمت دین میں گزار دی۔ ان کی وفات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک بڑا نقصان ہے۔ مولانا مرحوم کا خلا پُر ہونا ناممکن ہے۔ ان کی وفات ہر مسلمان کے لئے باعث سعادت ہے۔ ایسی موت اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو نصیب کرے کہ ایک غیر مسلم کو کلمہ طیبہ پڑھایا اور خود کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے جان' جان آفرین کے سپرد کر دی۔ تعزیتی جلسہ میں معززین علاقہ حاجی محمد شفیع' قاری امتیاز' عبدالقادر' ڈاکٹر شیر زمان' ملک نعمت اللہ' حاجی محمد اسلم اور دیگر کارکنان ختم نبوت اور سامعین نے شرکت کی۔

اخبار عالم پر ایک نظر

پاکستان میں قادیانیوں کے حوالے سے رائج قوانین مکمل طور پر درست اور متوازن ہیں: مولانا فضل الرحمٰن

میانوالی (رپورٹ...... محمد جمیل خان) قائد حزب اختلاف اور متحدہ مجلس عمل کے سیکریٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد سے ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔ مولانا خواجہ خان محمد نے مولانا فضل الرحمٰن کی توجہ امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کی طرف دلائی جس میں قادیانیوں کی بے جا حمایت کی گئی ہے اور پاکستان کے حوالے سے حقائق کے برخلاف مواد پیش کیا گیا ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا قادیانیوں نے اپنے اثر و رسوخ کے بل بوتے پر امریکی اداروں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم ہوتا ہے اور ان کے خلاف امتیازی قوانین نافذ ہیں حالانکہ پاکستان میں قادیانی اقلیت امن و سکون سے زندگی بسر کررہی ہے اور اسے آئین کے تحت حاصل شدہ حقوق فراہم کیے جارہے ہیں۔ پاکستان میں قادیانیوں کے حوالے سے رائج قوانین کسی بھی طرح امتیازی نہیں بلکہ مکمل طور پر درست اور متوازن ہیں۔ یہ قوانین پارلیمنٹ کے منظور کردہ ہیں اور انہیں مکمل آئینی تحفظ حاصل ہے اس لئے امتناع قادیانیت سے متعلق قوانین کے خلاف امریکی اداروں کی تنقید بلا جواز ہے۔ حکومت پاکستان کو کوشش کرنی چاہئے کہ قادیانیوں کے خلاف امریکا اور دیگر مغربی ممالک کے رہنماؤں کے ذہنوں کو صاف کیا جائے اور انہیں قادیانیوں کے پروپیگنڈے کے اثرات سے باہر نکالنے کی سعی کی جائے۔ ناموس رسالت کے قانون کو اس کی اصل شکل میں برقرار رکھنا وقت کا تقاضا ہے۔ اس ملاقات میں مولانا عزیز احمد، مولانا خلیل احمد، مولانا سیّد حماد اللہ شاہ، مولانا رشید احمد، صاحبزادہ سعید احمد اور صاحبزادہ نجیب احمد بھی موجود تھے۔

توہین رسالت کے قانون سے اقلیتوں کو خطرہ نہیں بلکہ تحفظ حاصل ہے

اسلام آباد (پ ر) وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ اور اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے رہنما قاری محمد حنیف جالندھری نے علمائے کرام کے ایک نمائندہ وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ توہین رسالت کے قانون سے اقلیتوں کو خطرہ نہیں بلکہ تحفظ حاصل ہے۔ امریکا، برطانیہ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں بھی انبیائے کرام کی توہین کے خلاف قانون موجود ہے۔ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ اس سلسلے میں کسی ترمیم کی حمایت کا تصور بھی نہیں کرسکتی۔ اوسلو ناروے میں مختلف مذاہب کے رہنماؤں کی جانب سے جاری کردہ مشترکہ اعلامیہ میں غیر مسلموں نے توہین رسالت کے قانون پر اعتماد کا اظہار کیا ہے اور اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ اس قانون کے خلاف کوئی تحریک نہیں چلائیں گے اور نہ اس سلسلے میں کوئی مطالبہ کریں گے۔ اسی طرح اس اعلامیہ میں مسلم ممالک میں بے دینی یا اسلام کے خلاف کسی تبلیغ کی اجازت نہیں دی گئی۔ جنرل مشرف نے بھی وفاق المدارس العربیہ کے نمائندوں سے اس قانون میں ترمیم کی بات نہیں کی اور نہ ان کے سامنے کسی ترمیم کا عندیہ دیا، بلکہ انہوں نے بھی یہی کہا کہ یہ قانون اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ وفاق المدارس العربیہ کسی غیر اسلامی کام کی اجازت نہیں دے سکتی۔ سابق وزیر مذہبی امور محمود احمد غازی نے سیرت کانفرنس میں اسلامی قوانین اور امتناع قادیانیت سے متعلق قوانین میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کیے جانے کا اعلان کیا تھا۔ وفاق المدارس العربیہ ان قوانین کو برقرار رکھنے کے حوالے سے اپنے موقف پر قائم ہے۔ علمائے کرام کے نمائندہ وفد میں مولانا سیّد حماد اللہ شاہ، قاری عتیق الرحمٰن، مفتی ابرار احمد، مولانا ندیم بیگ، حافظ اکرام الحق ربانی، مولانا عبید الرحمٰن ابن مولانا مفتی محمودؒ اور صاحبزادہ عزیز احمد شامل تھے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محمد واصف نفیس مظاہری

نغمۂ صداقت ہے لا الہ الا اللہ تحفۂ نبوت ہے لا الہ الا اللہ
مصدر حقیقت ہے لا الہ الا اللہ جامع شریعت ہے لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

رہنمائے امت ہے لا الہ الا اللہ حاصل سعادت ہے لا الہ الا اللہ
باعث کرامت ہے لا الہ الا اللہ یہ صدائے رحمت ہے لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جب صفا پہاڑی پر قوم سے کہا آکر دین حق کی دعوت ہے لا الہ الا اللہ
ظلمتوں کے جھرمٹ میں کیوں پڑے ہوئے لوگو! مطلع شفاعت ہے لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

عاشق نبی نے دی جب صدائے الا اللہ ذرہ ذرہ بول اٹھا لا الہ الا اللہ
لا سکے نہ تاب آخر حضرت بلالؓ بھی اس دم نکلی جب دل سے صدا لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

امیدوار رحمت ہے واصف حزیں یا رب حرز جاں بنالوں میں لا الہ الا اللہ
مرتے دم زباں پر ہو آرزو ہے یہ میری ہونٹوں پہ سجالوں میں لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

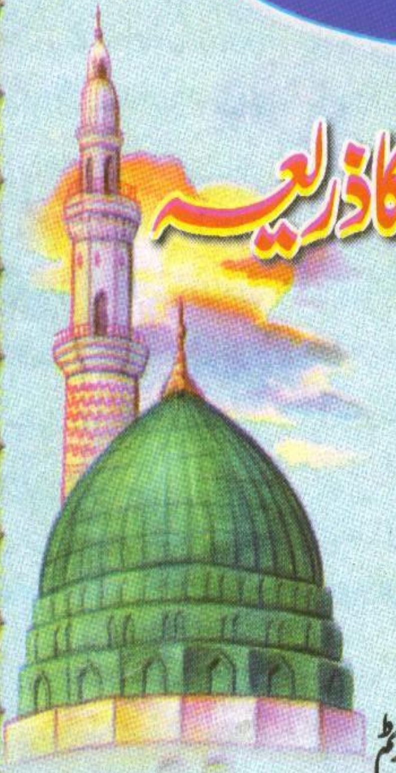

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486 فیکس: 542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد — امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی — نائب امیر مرکزیہ

(مولانا) عزیز الرحمٰن — ناظم اعلیٰ